خواب پریشان

منشی امیر احمد صاحب علوی بی اے

مطبوعہ مختار پرنٹنگ ورکس لکھنؤ ۔ باہتمام طالب علی ٹھیکیدار

عرض حال

تقریباً ۳۵ سال کا عرصہ ہوا کہ میرے والد محترم منشی امیر احمد صاحب علوی بی
بی اے نے شیکسپیئر کے مشہور ڈراما مڈسمر نائٹس ڈریم کا ترجمہ کیا تھا اور اسکو منشی
سجاد حسین مرحوم ایڈیٹر اودھ پنچ نے ایک مختصر تعارف کے ساتھ اپنے مشہور اخبار
میں شائع کیا تھا۔ یہ ترجمہ ۱۶ اگست سنہ ۱۹۰۰ء سے ۲۲ نومبر سنہ ۱۹۰۰ء تک
بالاقساط اودھ پنچ میں چھپا تھا اور بہت مقبول ہوا تھا۔

مجھکو اتفاقاً اسکی زیارت اودھ پنچ کی ایک پرانی جلد میں نصیب ہوئی
اور دل نے ٹھانا کہ میں اس متبرک کو خمول گمنامی میں رہنے دوں ور منظر عام پر لاؤں
یہ والد ماجد کی ابتدائی تالیف ہے اور انھوں نے اسپر نظر ثانی سے بھی انکار
کردیا۔ لہذا بغیر ترمیم و تحریف کے اسی طرح شائع کیا جاتا ہے جسطرح ۳۴ سال پہلے
چھپا تھا۔

خاکسار

مشیر احمد علوی قادری ناظر

کتب خانہ امیر محل۔ کاکوری ضلع لکھنؤ
۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۳۴ عیسوی

تعارف

اردو کو موقر بنانے۔ مالا مال کرنے کی اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں کہ جہانتک ہوسکے اعلےٰ لٹریچر اور علوم و فنون کی تصنیفات اُس میں ترجمہ ہوں۔ اودھ پنچ کے لائق لٹریری معاونین نے اکثر اس خدمت کو انجام دیا ہے۔

مولوی ارتضا علی صاحب شرر اکثر انگریزی نظموں کا ترجمہ اردو نظم میں فرماتے ہیں۔ بابو جوالا پرشاد صاحب بی۔ اے۔ برق کے ترجمہ اتھیلو۔ فیروز گلنار۔ اور معشوق فرنگ (ترجمہ رومیو جولیٹ) سے اردو داں پبلک خوب آگاہ ہے۔ یہ ترجمہ شکسپیر کے ڈرامے مڈسمر نائٹس ڈریم کا ہوچکا ہے نوعمر عزیز مولوی امیر احمد صاحب بی۔ اے۔ نے اودھ پنچ کو مرحمت فرمایا ہے غالباً ناظرین اس امر کی داد دینگے کہ انگریزی ملک الشعرا کے خیالات کس خوبی و صحت و شفقت سے اردو میں لائے گئے ہیں اور زبان اردو کا لطف بھی ترجمے کی کشاکش میں ہاتھ سے نہیں جانے پایا ہے۔

سجاد حسین

منقول از اخبار اودھ پنچ صفحہ [illegible] جلد بست و چہارم
نمبر ۳۲ مطبوعہ ۶ ر اگست سنہ ۱۹ء

اشخاصِ ڈرامہ

تھیسیس	ایتھنس کا ڈیوک
ایجیس	ہرمیا کا باپ
لائسنڈر	ہرمیا کے عاشق
ڈیمیٹرس	
فلاسٹریٹ	داروغۂ عشرت
کوئینس	[illegible]
اسنگ	
باٹم	جولاہا
فلیوٹ	لوہار
اسناکوٹ	قلعی گر
اسٹارویلنگ	درزی
ہپالیٹا	ایمیزنس کی ملکہ اور تھیسیس کی معشوقہ
ہرمیا	ایجیس کی لڑکی اور لائسنڈر کی عاشق
ہیلینا	ڈیمیٹرس کی عاشق
اوبیرن	پریوں کا بادشاہ
ٹیٹانیا	پریوں کی ملکہ
پک	ایک مسخرا جن
[illegible]	ملازمین
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	

پہلا ایکٹ

پہلا سین۔ تھیسیس کا محل

تھیسیس، ہپالیٹا۔ فلاسٹریٹ۔ اور درباری داخل ہوتے ہیں۔

تھیسیس:۔ اے خوبصورت ہپالیٹا۔ اب ہماری شادی کا زمانہ قریب آگیا
ہلال میں چار ہی دن باقی ہیں۔ اُفوہ! یہ چاند کسقدر آہستہ آہستہ گھٹتا ہے جسطرح سوتیلی
ماں اپنے شوہر کے نوجوان لڑکے کو روپیہ دینے میں پس وپیش کرتی ہے اسی طرح
چاند میری خواہشیں پوری کرنے میں دیر کرتا ہے۔ اور میرے دل کو دکھاتا ہے۔

ہپالیٹا۔ یہ چار دن نہایت جلد ختم ہو کر راتیں بنجائیں گے اور یہ چار راتیں آسانی
سے کٹ جائیں گی۔ اور تب چاند ایک نقرئی قوس کی شکل میں اوج فلک پر ہویدا ہو کر ہماری
مسرت کی مبارک رات کی سیر کرے گا۔

تھیسیس۔ اے فلاسٹریٹ جا۔ اور ہمارے دار السلطنت کے نوجوانوں کو جشن کے
لئے تیار کر۔ ہر شخص کو خوش اور مسرور رہنے کے لئے آمادہ کر اور رنج وغم کو خیال
ہمارے شہر سے خارج کردے ہم نہیں چاہتے کہ ہمارے جشن کے وقت کسی جگہ
رنجیدگی یا افسردہ دلی کا ذکر آئے۔

(فلاسٹریٹ جاتا ہے)

اسے پالیتا ہیں سے تجھ کو بزور شمشیر اپنے قابو میں کیا ہے۔ اور مجھ کو رنج و نقصان پہونچا کر
رے دلپر فتح پائی ہے۔ لیکن اب تیری شادی بڑی شان و شکوہ جشن و جلوس سے کر
کروں گا تاکہ پرانی تکلیفوں کا کسی قدر مداوا ہو جائے۔

(ایجیس ہرمیا لائسنڈر اور ڈیمٹریس داخل ہوتے ہیں)

ایجیس۔ ہمارا مشہور آفاق ڈیوک تھیسس شاد و خرم رہے۔

تھیسس۔ اے نیک بخت ایجیس خوش آمدید۔ اسوقت تیرے آنیکا کیا سبب ہے

ایجیس۔ میں اسوقت سخت رنج و غم میں مبتلا ہوں اپنی لڑکی ہرمیا کی شکایت کرنے
کے لئے حاضر خدمت ہوا ہوں حضور! میں نے ڈیمٹریس کو اجازت دی ہے کہ میری
لڑکی سے شادی کرے۔ اور اس شخص نے جو سامنے کھڑا ہے اور جس کا نام لائسنڈر ہے
میری لڑکی پر جادو کر دیا ہے۔

اے لائسنڈر! تو نے میری لڑکی کے سامنے عاشقانہ اشعار پڑھ کر اور نشانیاں
تبادلہ کر کے اس کا دل مجھ سے پھیر دیا۔ تو شب ماہ میں اکثر اسکی کھڑکی کے نیچے
آواز میں اپنے مصنوعی عشق کے اظہار کے لئے اشعار پڑھا کرتا تھا۔ تو نے اپنے بال
چھلوں۔ انگوٹھیوں۔ کھلونوں۔ گلدستوں۔ وغیرہ کی وجہ سے جو کم سنی میں انتہا درجہ
کے لئے قاصد یا سفیر کا کام دیتے ہیں۔ اسکی عقل و حواس پر قبضہ کر لیا۔
تو نے چالاکی سے میری لڑکی کا دل چرا لیا اور اسکی جو اطاعت میری کرنا چاہیے
اسے ہٹ دھرمی اور ضد سے تبدیل کرا دیا۔ اے مہاراج ڈیوک! اگر اسوقت آپکے سامنے

وہ اڈمیٹرس کے ساتھ شادی کرنے سے انکار کر گئی تو یونان کے قدیم قاعدہ کے موافق میں
داد خواہ ہونگا۔ یعنی میری لڑکی یا تو میری مرضی کے موافق شادی کرے یا اپنی جان
دے۔ مجھکو اپنی لڑکی کے ساتھ ہر طرح کے سلوک کا اختیار ملنا چاہیئے۔

تھیسیس۔ کیوں ہرمیا۔ تو کیا کہتی ہے؟ تجھکو اپنے باپ کی عزت مثل ایک دیوتا کے
کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہی تیرے وجود کا باعث ہے۔ اور اسکی نظر میں تیری وقعت ایک
موم کی شبیہ سے زیادہ نہیں ہو سکتی جسکا قائم کرنا اور مٹانا درست رکھنا یا بگاڑ دینا
اُسکے ہاتھ میں ہے۔ سوچ سمجھ کر جواب دے۔ دیکھ اڈمیٹرس ایک قابل اور شریف
نوجوان ہے۔

ہرمیا۔ مگر لائسنڈر میں بھی یہ اوصاف موجود ہیں۔

تھیسیس۔ بجائے خود وہ بھی بے مثل ہے لیکن اس معاملہ خاص میں چونکہ تیرے
باپ نے اُسکو پسند نہیں کیا لہذا ڈمیٹرس کو ترجیح ہے۔

ہرمیا۔ میں چاہتی ہوں کہ کاش میرا باپ میری آنکھوں سے دیکھتا۔

تھیسیس نہیں مناسب تو یہ ہے کہ تیری آنکھ اسطرف اُٹھے جدھر تیرے باپ کی نظر ہو

ہرمیا۔ آپ میری اسوقت کی گستاخی معاف فرمائیں میں نہیں جانتی کہ کس زبردست قوت
نے مجکو اس قدر جری کر دیا ہے اور نہ مجھکو معلوم ہے کہ ایسے مجمع میں اپنے خیالات
صاف ظاہر کرنے سے میری شرم و حیا پر کس حد تک طعنہ زنی ہو سکے گی لیکن میں
آپ سے نہایت عاجزی کے ساتھ یہ دریافت کرنا چاہتی ہوں اگر میں

کرنے سے میں انکار کروں تو مجھکو تمہارے سزا کیا ملے گی۔

تھیسیس۔ جان دینا یا مردوں کی صحبت سے زندگی بھر محترز رہنے کی قسم کھانا۔ اے خوبصورت ہرمیا اپنی خواہشات کو جانچ لے۔ اپنی کمسنی پر غور کر لے اور سوچ لے کہ باپ کی اطاعت کرنا آسان ہے یا تمام عمر کے لئے ننوں کا لباس مختصر اختیار کرنا اگرچہ خانقاہ کے سایہ دار درختوں میں آشیانہ بنانا۔ تمام دنیا سے الگ ہو کر مستقل کوٹھریوں میں زندگی بسر کرنا۔ اور سرد بے فیض چاند کے سامنے غمگین آواز سے نغمہ سرائی کرنا بہت اچھا ہے اور وہ لوگ بڑے متبرک ہیں جو اپنی خواہشات پر اسقدر غلبہ حاصل کر لیں کہ تمام عمر کے واسطے لذات دنیوی سے علیحدہ ہو جائیں لیکن دنیا یہی کہتی ہے کہ جیسے گلاب کی خوشبو انسان کے کام آئے وہ اس پھول سے اچھا ہے جو خاردار شاخ پر آگے۔ شگفتہ ہو اور مرجھا جائے۔

ہرمیا۔ حضور مجھکو بھی اپنی زندگی اسی طرح بسر کرنا منظور ہے۔ لیکن اپنا مالک و آقا اس شخص کو نہیں بناؤں گی جس کی حکومت بالجبر قبول کرنا میرا دل پسند نہیں کرتا۔

تھیسیس۔ صبر کر اور اس قدر عجلت ترک کر دے۔ جس دن نیا مہینہ شروع ہو اور عشق و محبت کی زنجیر ہمیشہ کے لئے بالاستحکام ہمارے اور ہماری معشوقہ کے درمیان مستحکم ہو جائے۔ اس دن ڈمیٹریس کے ساتھ شادی کرنے پر تیار ہونا یا بجرم حکم عدولی سزا موت کے لئے آمادہ ہو کر آنا یا چندرماں کی عبادت گاہ میں تمام عمر باکرہ رہنے کی قسم کھانا خوبصورت ہرمیا اپنی [illegible] دے۔ اور تو بھی لائسنڈر اپنی شیفتگی اور

دیوانگی کا میرے عشق کے سامنے خیال نہ کر

لائسنڈر۔ تم کو ہرمیا کا باپ پسند کرتا ہے۔ تم اسی کے ساتھ شادی کر لو اور ہرمیا کو میرے لئے چھوڑ دو۔

ایجیس۔ اے قابل نفرت لائسنڈر۔ میں بیشک ڈمیٹرس کو پسند کرتا ہوں اور جو کچھ میرے قبضہ میں ہے وہ اسکا ہے۔ ہرمیا میری لڑکی ہے اور بلحاظ اُن تمام حقوق کے جو مجھکو اسپر حاصل ہیں میں اپنی لڑکی ڈیمٹرس کو دونگا۔

لائسنڈر۔ اے میرے سردار۔ میں ایسا ہی عالی نسب ہوں جیسا کہ ڈیمٹرس ہے۔ بلحاظ۔ عزت حشمت۔ مرتبت کے میں اسکے برابر ہوں۔ میرا علاقہ دجائداد اگر اُس کے زیادہ نہیں تو کم بھی نہیں ہے۔ میرا عشق اس سے بدرجہا زیادہ ہے۔ اور علاوہ ان فضول لن ترانیوں کے میرے عشق میں سب سے زیادہ مفید امر یہ ہے کہ خوبصورت ہرمیا مجھکو پسند کرتی ہے۔ کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ میں اپنا عشق طلب نہ کروں۔ میں ڈیمٹرس کو روبرو کہتا ہوں کہ اُس نے نیڈار کی لڑکی ہیلن سے عشق پیدا کیا ہے۔ اس کے دل پر فتح حاصل کی ہے۔ وہ شیریں کلام لیڈی اسپر شیدا ہے۔ اور اس متلون المزاج نوجوان کی دیوانہ وار پرستش میں مجنون ہو رہی ہے۔

تھیسیس۔ بے شک۔ میں نے بھی اسکے متعلق سُنا ہے۔ اور ڈیمٹرس سے اس بارہ میں کچھ کہنے کا میرا ارادہ تھا۔ لیکن بوجہ کثرت کاروبار کے یہ بات میرے ذہن سے اُتر گئی۔ [illegible] تھا [illegible] کرنا منظور ہیں۔

اے ہرمیا تو اپنے خیالات کو باپ کی اطاعت کے لئے تیار کرو ورنہ یونان کا قانون جسکو ہم کسیطرح ترک نہیں کر سکتے۔ یا تو سزائے موت کا حکم دے گا یا تمام عمر باکرہ رہنے کی قسم لے گا۔ آؤ ہپالیٹا۔ اب چلیں۔

(سوا لائسنڈر اور ہرمیا کے سب جاتے ہیں)

لائسنڈر۔ اے میری معشوقہ تیرے رخسار کیوں زرد ہو گئے ہیں؟ صبر کر گھبرانے سے کیا حاصل ہے تعجب ہے کہ یہ سرسبز شاداب گلاب کے پھول اسقدر جلد مرجھا جاتے ہیں۔

ہرمیا۔ غالبًا پانی کی قلت سے یہ خشک ہو گئے ہیں۔ لیکن اپنی چشم خونبار کے سیلاب سے انکو ابھی تر و تازہ کر دوں گی۔

لائسنڈر۔ افسوس! جو کچھ میں نے ابتک پڑھا ہے یا بذریعہ قصص و تواریخ کے سنا ہے۔ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ عشق صادق میں کبھی آسانی سے کامیابی حاصل نہیں ہوئی بلکہ یا تو عاشق معشوق کے سلسلۂ نسب میں باہم اختلاف عظیم ہوا۔

ہرمیا۔ اُفوہ! سخت امتحان ہے کہ ایک عالیخاندان شخص کسی کمینہ کا بندۂ عشق ہو۔

لائسنڈر۔ یا عاشق و معشوق کے سن و سال میں بیحد فرق ہوا

ہرمیا۔ آہ! بڑی بدنصیبی ہے کہ جوان و پیر میں رابطۂ اُلفت قائم ہو۔

لائسنڈر۔ یا عاشق و معشوق نے بغیر ایک دوسرے کو دیکھے اور فریق ثانی کا منشا دریافت کئے صرف دوستوں کے کہنے سننے سے عشق شروع کر دیا۔

ہرمیا۔ ہائے سخت تباہی ہے اگر عشق کے سے ضروری معاملہ میں دوستوں کے

قول پر اعتماد کیا جائے۔

لائسنڈر۔ اگران سب باتوں میں موافقت ہوئی۔ تولڑائی۔ فساد۔ موت۔ یا بیماری نے کوشش شروع کی کہ عشق میں ناکامی ہو۔ اور عشق سایہ کی طرح تیزرفتار۔ خواب کی طرح مختصر۔ یا اُس بجلی کیطرح سریع الزوال ہوجائے جو اندھیری اور بھیانک رات میں دفعتہً ظاہر ہو کر چکا چوند سے پیدا کردیتی ہے اور قبل اسکے کہ انسان کو اس کہنے کا موقع ملے کہ "دیکھو" پردۂ ظلمت میں نہاں ہوجاتی ہے۔

ہرمیا۔ اگر عاشقان صادق کو اس دار ناپائدار میں ہمیشہ حسرت ہی نصیب ہوئی ہے تو ہمکو بھی صبر اختیار کرنا چاہیئے۔ کیونکہ غالباً عشق کے ساتھ علاوہ آہ سرد۔ رنگ زرد۔ چشم تر۔ خواب۔ غم۔ خیال الم کے ناکامی بھی لازمی ہے۔

لائسنڈر۔ بیشک اپنے دل کو اسی طرح سمجھانا چاہیئے۔ مجکو اسوقت خیال آیا کہ دارالسلطنت سے سات کوس کے فاصلہ پر میری ایک بیوہ پھوپھی رہتی ہے جو نہایت دولت مند ہے اور بوجہ لاولد ہونے کے میرے ساتھ سلوک فرزندانہ کرتی ہے۔ ہرمیا اگر تو منظور کرے تو وہاں ہماری شادی ہوسکتی ہے اور یونان کے تحت قانون کا وہاں اثر نہیں پڑ سکتا۔ اگر تجھ کو مجھ سے محبت ہو تو کل رات کو اپنے باپ سے چھپکر نکل آ۔ اور جنگل میں شہر سے ایک کوس کے فاصلہ پر میں تیرا انتظار کرونگا۔ تجھکو یاد ہوگا کہ ایکمرتبہ جبکہ رسوم عبادت بجالانے کیلئے میں ہیلین کے ساتھ تجھ سے جنگل میں ملا تھا بس وہی وعدہ کی جگہ ہے۔

ہرمیا- اے لائسنڈر! میں کیوپڈ[1] کی سب سے زیادہ مضبوط کمان اور اُس کے سب سے
زیادہ نفیس سُنہرے تیر کی قسم کھاتی ہوں- میں وینس[2] کے کبوتروں کی عصمت اور بیگناہی
کو شاہد بناتی ہوں- میں اسکو گواہ کرتی ہوں جو ارواح میں تعلق کا باعث ہے اور عشق
میں کامیابی عطا کرتا ہے- وہ تمام قول و قرار عہد و پیمان جو حیلہ جُو اور بیوفا پیشہ مردوں
نے بھولی اور ناسمجھ عورتوں سے کئے ہیں- اور کچھ دنوں کے بعد بالقصد انکو شکست کیا ہے
اور جو بحیثیت مجموعی شمار میں ان تمام الفاظ سے زائد ہوں گے جو خلقت عالم سے لیکر اسوقت[3]
تک عورتوں کی زبان سے بھی نکلے ہوں میری طرف سے ضامن ہیں کہ کل جائے مقرہ
پر تم سے ضرور ملوں گی-

لائسنڈر- اپنا وعدہ بھول نہ جانا- دیکھو ہیلن آتی ہے-

(ہیلن داخل ہوتی ہے)

ہرمیا- خوبصورت ہیلن خدا تمکو اپنے مقصد میں کامیاب کرے- کہاں جاتی ہو؟
ہیلن- تم مجھکو خوبصورت کہتی ہو- اس لفظ کو تبدیل کردو- کیونکہ ڈیمیٹرس تمہارا حسن

---

[1] قدیم یونانی عشق کے دیوتا کو کیوپڈ کہتے تھے- اُنکا خیال تھا کہ کیوپڈ ایک کمسن نابینا لڑکا ہے جس کے ہاتھ میں وہ تیر کمان انسان کے شکار کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں اور اُسکے بازو پر پر ہیں جن سے وہ اُڑتا پھرتا ہے-

[2] وینس سے مراد حسن کی دیوی ہے جسکا ہوائی تخت بعد کبوتر یا فاختہ کے اڑتا تھا- اور یہ دونو پرند معصوم مانے جاتے تھے-

[3] شاید شیکسپیر نے ہندوستان کا تریا چرتر نہیں سنا تھا- یا ان عورتوں سے صرف لاعلمی

پسند کرتا ہے۔ اے خوش قسمت حسین ہرمیا تمہاری آنکھیں راہنما ستاروں کیطرح روشن ہیں اور تمہاری زبان کے شیریں الفاظ اُس لوے کے نغمہ سے بھی زیادہ دلکش ہیں جو موسم بہار میں گلہ بانوں کو مست کر دیتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ بعض امراض متعدی ہوتے ہیں۔ کاش حسن میں یہی صفت ہوتی اور تمہاری خوبصورتی کا مجھپر اثر پڑجاتا۔ میرے آنکھ کان سب تمہارے سے ہو جاتے اور میری زبان میں تمہاری شیریں گفتاری اُتر آتی۔ اگر تمام دنیا میرے قبضہ میں ہوتی تو سوائے ڈمیٹرس کے ہر چیز میں اس لئے قربان کر دیتی کہ تمہارے اوصاف مجھ میں آجائیں۔ تم مجھکو بھی سکھادو کہ تم ڈمیٹرس کی طرف کس نظر سے دیکھتی ہو۔ جو اُسکا دل بے قابو ہو کر تمہارا محکوم بنجاتا ہے

ہرمیا۔ میں اُسکے سامنے تیوریاں چڑھاتی ہوں اور غصہ ظاہر کرتی ہوں لیکن وہ عشق سے باز نہیں آتا۔

ہیلن۔ کاش میرے مسکرانے میں وہ اثر ہوتا جو تمہارے غصہ میں ہے۔

ہرمیا۔ میں اسکو طعنہ دیتی ہوں۔ بُرا بھلا کہتی ہوں۔ لیکن وہ مجھسے محبت کرتا ہے۔

ہیلن۔ کاش میری التجا اور خوشامد سے وہ نتیجہ نکلتا جو تمہاری سخت زبانی سے حاصل ہے۔

ہرمیا۔ جتنی زیادہ میں اسکی حقارت کرتی ہوں اُتنا ہی زیادہ میرے پیچھے پھرتا ہے۔

ہیلن۔ جتنی زیادہ میں اس سے محبت کرتی ہوں اتنا ہی زیادہ مجھ سے نفر

سکی بے وقوفی یا دیوانگی میں میرا کوئی قصور نہیں۔

صرف تمہارے حسن کا قصور ہے۔ کاش یہ باعث قصور میرے پاس ہوتا۔

م خوش ہو۔ اب آئندہ سے ڈیمیٹرس میری صورت نہ دیکھے گا کیونکہ میں لائسنڈ

یہاں سے بھاگی جاتی ہوں!

سنڈر کو دیکھنے سے قبل مجھکو اس شہر میں جنت کا مزا آتا تھا۔ مگر میرے عاشق

معلوم کیا وصف ہے کہ اُس نے بہشت کو میری نظر میں دوزخ سے بدتر کر دیا۔

نڈر۔ ہیلن تم سے ہم اپنا راز صاف صاف بیان کئے دیتے ہیں۔ کل رات کو

ماہتاب کا عکس پانی میں پڑ کر اپنا معمولی دلفریب اثر پیدا کرے گا جبکہ وقت

ں پتیوں پر شبنم کے قطرے موتیوں کی طرح چمکتے ہوں گے اور جبکہ وقت عاشقوں کا

پ سکتا ہے ہم دونوں چھپ کر نکل جائیں گے۔

نگل میں جہاں اکثر ہم تم خوبصورت پھولوں کی کیاریوں پر لیٹ کر بچپن کے

باہم بیان کرتے تھے، میں لائسنڈر سے ملوں گی اور اسی وقت یہاں سے نکل

ں نئے جلوؤں اور نئے دوستوں کی صحبت میں رہنے کے لئے سفر اختیار کروں گ

بہن۔ میں اب تم سے رخصت ہوتی ہوں ہمارے حق میں دعائے خیر کرنا

بھی اپنے ڈیمیٹرس کے ساتھ خدا کامیاب کرے۔

لائسنڈر۔ اپنے اقرار پر قائم رہنا۔ اب کل آدھی رات تک ہم دونوں عشا

کی غذائے روحی یعنی ملاقات باہمی سے محروم رہیں گے۔

لائسنڈر۔ میں اپنا وعدہ ضرور یاد رکھوں گا۔

(ہرمیا جاتی ہے)

ہیلن۔ اب میں بھی تم سے رخصت ہوتا ہوں۔ خدا کرے جسطرح تم ڈیمیٹرس پر (ہرمیا) عاشق ہو اسی طرح وہ تمپر شیدا ہو جائے۔

(لائسنڈر جاتا ہے)

ہیلن۔ دنیا کی بھی عجیب حالت ہے کوئی خوش قسمت ہوتا ہے اور کوئی بدنصیب، تمام شہر میں ہرمیا کا حسن میرے برابر سمجھا جاتا ہے لیکن ڈیمیٹرس کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے وہ اس بات کو نہیں دیکھتا جو سوائے اسکے سب جانتے اور دیکھتے ہیں۔

جس طرح ہرمیا پر عاشق ہونا اسکی غلطی ہے اسی طرح اس کے لئے دیوانہ ہونا میری بیوقوفی ہے۔

عشق کی بھی عجیب کیفیت ہے بہت سی بے حقیقت اور کم اصل چیزیں جنکی ایک سمجھدار آدمی کی نظر میں کچھ وقعت نہیں عشق کی بدولت بڑی قیمتی اور معزز ہو جاتی ہیں۔ بندۂ عشق آنکھوں سے نہیں دیکھتا بلکہ حضرت دل کے ارشاد کی تعمیل کرتا ہے اور اسی سبب سے کیوپڈ کو تصویر میں ہمیشہ نابینا بناتے ہیں۔ عاشق کو غور و فکر کرنے اور معشوق کو دل دینے سے قبل آزما لینے کی بھی قابلیت نہیں ہوتی اور اسی بیہودہ عجلت کا اظہار کے لئے اندھے کیوپڈ کے پر لگائے جاتے ہیں۔

کیوپڈ کو لڑکا اس سبب سے فرض کیا ہے کہ اپنا معشوق انتخاب کرنے میں اکثر غلطی ہوتی ہے۔ جسطرح شریر لڑکے کھیل کود میں اکثر جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں اسی طرح عشق سیکڑوں قول و قرار اور عہد و پیمان شکست کراتا ہے۔

دیکھو! ڈیمٹرس ہرمیا کو دیکھنے سے قبل قسموں پر قسمیں کھاتا تھا کہ سوائے میرے تمام دنیا میں کسی سے اسکو محبت نہیں ہے لیکن جب ان قسموں کی برفباری پر ہرمیا کی گرمی کا اثر ہوا تو یہ برف پگھل گئی اور تمام قول و قرار پانی ہو کر بہہ گئے۔

اب اسوقت میں جاکر ہرمیا کے بھاگنے کا حال اُس سے بیان کروں گی۔ اور وہ کل یقیناً اُسکے تعاقب میں جائے گا۔ اگر میرے اس خبر دینے سے وہ خوش ہو اور شکر گذاری ظاہر کرے تو میں سمجھوں کہ بڑی خوش نصیب ہوں۔ اگرچہ اپنے ہمسن دوست کا راز ظاہر کرنا میری طبیعت کے خلاف ہے لیکن اس حیلہ سے جنگل تک اُسکے ساتھ جانے اور واپس آنے کا موقع ملے گا۔ اور میرے لئے یہی باعث تسکین ہے۔

(جاتی ہے)

دوسرا سین

کوئنس کا مکان

(کوئنس۔ اسنگ۔ باٹم۔ فلیوٹ۔ اسناوٹ۔ اور اسٹارویلنگ داخل ہوتے ہیں)

کوئنس۔ کیا ہماری کمپنی کے سب نوجوان موجود ہیں۔

باٹم۔ بہتر ہے کہ سب کے نام پرچہ کاغذ کے موافق پڑھ دو۔

(نوٹ) باٹم بعض اوقات غلط بولتا ہے۔ اور [illegible]

کوئنس۔ یہ ایکٹروں کی فہرست ہے جنسے بڑھکر تمام دارالسلطنت میں ہماری بادشاہ اور ملکہ کے جشن کے روز تماشا کرنے والا کوئی نہیں۔

باٹم۔ مناسب ہے کہ پہلے خلاصہ تماشا پڑھو۔ اسکے بعد ایکٹروں کے نام لو۔

کوئنیس۔ ہمارے تماشے کا یہ نام ہے۔

"ایک نہایت مضحک اور غمگین کھیل جس میں پریمس اور تھسبی کی خطرناک دردناک موت کا بیان ہے"۔

باٹم۔ یہ ناٹک واقعی نفیس اور دلخراش ہوگا۔ اب ایکٹروں کے نام پڑھو اور اُنسے کہو کہ کشادہ ہو جائیں۔

کوئنیس۔ جب میں نام پکاروں تم لوگ یکے بعد دیگرے بولتے جانا۔ "نیک باٹم۔ نوربافت"

باٹم۔ حاضر! میرے لیئے کیا پارٹ مقرر کیا ہے۔

کوئنیس۔ تمکو پریمس کا پارٹ کرنا ہوگا۔

باٹم۔ پریمس کون ہے؟ مرد یا عورت! عاشق یا ظالم بادشاہ۔

کوئنیس۔ ایک عاشق ہے جو بڑی بہادری سے اپنی جان دیتا ہے۔

باٹم۔ اگر میں نے اس پارٹ کو دل لگا کر کیا تو چند آنسوؤں کی ضرورت ہوگی۔ حاضرین مجلس سے کہدیا جائے کہ اپنی آنکھوں کا خیال رکھیں کیونکہ میں طوفان بلاؤں گا۔ ہاں! جو سامعین پر زیادہ اثر ہوا تو تسلی کردوں گا۔ بہتر تو یہ تھا کہ مجھکو کسی ظالم

بادشاہ کا پارٹ دیا جاتا۔ کیونکہ میں ظالم بننا بہت پسند کرتا ہوں۔ اگر میں ہرقل کا پارٹ کرتا یا کسی بلی کو قتل کرتا۔ تو لوگ ایسا محظوظ ہوتے کہ چوہے کی طرح چیخنے لگتے۔ میں یوں اٹک اٹک کر کہتا (کڑاک کر) چیختے چٹان۔ ہونکتے ڈھیلے۔ توڑیں قفلا۔

" قید خانہ کا "

"چاند کا مچان۔ دن دن چمکے"۔ "دیکھے سونٹا قسمت کا"

یہ بہادرانہ کلام بادشاہ کے لئے مناسب ہے۔ عاشق کو رنج والم ظاہر کرنا ہوتا ہے۔

اور اور نام پڑھو۔

کوئنس۔ فلیوٹ۔ لوہار

فلیوٹ۔ حاضر!

کوئنس۔ تمکو تھسبی کا پارٹ کرنا چاہیئے۔

فلیوٹ تھسبی کون ہے؟ کوئی جہاں گرد مسلح۔ بہادر نوجوان نازک بدن سیم تن۔ کمسن لیڈی۔

کوئنس۔ یہ پرمیس کی معشوقہ ہے۔

فلیوٹ۔ نا صاحب! مجھے عورت کا پارٹ نہ دو۔ میرے داڑھی نکل آئی ہے

کوئنس۔ کیا مضائقہ ہے؟ تم منھ پر نقاب ڈال لینا اور نرم آواز سے بولنا۔

باٹم میں بھی اپنا منھ چھپا کر تھسبی بن سکتا ہوں میں ایک نہایت ہی خطرناک نازک آواز سے بولوں گا اور آہستہ سے کہوں گا۔ پرمیس پرمیس۔ کیا یہ پرمیس ہے؟ میں

تیری پیاری سیبی ہوں

کوئنس نہیں نہیں۔ تمکو اپنا ہی پارٹ کرنا چاہیئے۔

باٹم۔ خیر تمھاری خوشی۔

کوئنس۔ اسٹارویلنگ - درزی۔

اسٹارویلنگ۔ حاضر

کوئنس۔ ہمکو تھسبی کی ماں بننا چاہیئے "اسناوٹ قلعی گر"

اسناوٹ۔ حاضر!

کوئنس۔ تمکو پریمس کا باپ ہونا چاہیئے۔ اور میں تھسبی کا باپ بنوں گا "سنگ بڑھئی" تم شیر بنو بس تماشا تیار ہے۔

اسنگ۔ اگر تمھارے پاس شیر کا پارٹ لکھا ہوا موجود ہو تو مجھکو ابھی سے دیدو کیونکہ میرا حافظہ خراب ہے اور مجھکو دیر میں یاد آتا ہے۔

کوئنس۔ شیر کا پارٹ تم اپنی طبیعت سے کر دینا کیونکہ اس میں سوائے چیخنے کے کچھ نہیں ہے۔

باٹم۔ شیر کا پارٹ مجھکو دو میں خوب کروں گا۔ ایسا چیخوں ایسا چیخوں کہ سب جاگ جائیں اور بادشاہ کہنے لگے کہ میاں ذرا پھر چیخ دو"

کوئنس۔ تم اس پارٹ کو اس سختی سے کروگے کہ ملکہ اور تمام لیڈیاں ڈر جائیں گی۔ جو ہم سب لوگوں کے پھانسی پانے کے لئے کافی ہے۔

باٹم۔ بے شک۔ اگر لیڈیاں ڈر گئیں تو پھانسی دینے سے زیادہ عمدہ کوئی سزا اُن کے

پاس ہمارے لائق نہیں ہوسکتی۔ مگر میں اپنی آواز کو ایسا کرخت (نرم) کروں گا کہ فاختہ یا بلبل کی طرح بولوں گا

کوئینس۔ تمکو پریمس ہی بننا چاہیے کیونکہ پریمس ایک خوبصورت۔ خوش پوشاک۔ خوش وضع۔ نفیس مزاج نوجوان ہے۔ اور تمہارے سوا یہ پارٹ کوئی نہیں کرسکتا۔

باٹم۔ اگر تم لوگ اصرار کرتے ہو تو میں ہی یہ پارٹ کردوں گا۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ میں ڈاڑھی کس رنگ کی استعمال کروں۔

کوئینس۔ جو تمکو پسند ہو۔

باٹم۔ خاکی داڑھی۔ نارنجی داڑھی۔ کالی داڑھی۔ زرد داڑھی۔ لال داڑھی چھوٹی ڈاڑھی۔ بڑی ڈاڑھی۔ فرنچ ڈاڑھی۔ نیچی ڈاڑھی۔ جرمن داڑھی۔ چینی داڑھی۔ انگریزی ڈاڑھی۔ منڈی ڈاڑھی۔ چڑھی داڑھی۔ وغیرہ وغیرہ۔ غرض ہر طرح کی استعمال کرسکتا ہوں۔

کوئینس۔ تم خود ہی انتخاب کرلو۔ تمام استادوں سے اسوقت میری گزارش ہے کہ اپنے پارٹ کل شب سے قبل تیار کرلیں۔ اور جنگل میں شہر سے ایک میل کے فاصلہ پر مجھکو ملیں۔ تاکہ ہم لوگ وہاں خفیہ طور پر اپنے پارٹ دہرالیں۔ میں اس عرصہ میں خلاصہ تماشا تیار کرکے ڈیوک کے پاس روانہ کرتا ہوں۔

باٹم۔ ہم سب وہاں جمع ہوں گے اور نہایت بہادری اور سفاہت (عقلمندی) سے اپنا کام کرینگے۔

کوئینس۔ کل رات کو جنگل میں شاہ بلوط کے درخت کے نیچے ملاقات ہوگی۔

باٹم۔ رخصت۔

(سب جاتے ہیں)

دوسرا ایکٹ

پہلا سین

دارالسلطنت کے قریب ایک جنگل میں

(ایک جانب سے ایک پری اور دوسری طرف سے پک داخل ہوتے ہیں)

پک - اے پری - تو اسوقت کہاں پھر رہی ہے -

پری - پہاڑیوں - گھاٹیوں - جھاڑیوں جنگلوں - باغوں - سبزہ زاروں - طوفانوں اور آتشکدوں میں چاند سے بھی زیادہ سریع السیر ہوں - اور ہر جگہ پھرتی رہتی ہوں میرے سپرد یہ خدمت ہے کہ ملکہ پرستان کے لئے سبزہ زاروں پر شبنم کے قطروں کر انگوٹھیاں تیار کروں - اسوقت قطرات شبنم کی تلاش میں جاتی ہوں تاکہ بعض رختوں کے کانوں میں موتی لٹکا دوں - کیونکہ ملکہ مع اپنے ہمراہیوں کے بہت جلد یہاں آوے گی اب رخصت ہوتی ہوں

پک - آج بادشاہ کا بھی اسی جنگل میں عیش و عشرت کرنے کا قصد ہے اس لئے خبردار اپنی ملکہ کو اُس کے سامنے نہ آنے دینا کیونکہ اس خوبصورت شاہزادہ کے سبب سے جسکو وہ چرا کر لائی اور اپنا خادم بنا رکھا ہے بادشاہ اس سے سخت ناراض ہے - ایسا خوبصورت تبدیل کیا ہوا

---

[1] شیکسپیر کے زمانہ تک یورپ میں عام خیال تھا کہ پریاں خوبصورت لڑکوں کو چرا لے جاتی ہیں اور انکی جگہ بدصورت لڑکے چھوڑ جاتی ہیں جو کچھ دنوں میں مرجاتے ہیں - یہ خیال کسیقدر فرق کے ساتھ ہندوستان میں بھی تھا اور اب بھی بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ایک بیماری ایسی ہے جو بچہ کو اٹھا لیجاتی ہے اور دوسرا بچہ چھوڑ جاتی ہے جو تھوڑی

بچہ وہ کبھی نہیں لائی تھی اور حاسد آبران چاہتا ہے کہ وہ لڑکا اسکی فوج میں سردار بن کر رہے۔
اور اسکے ساتھ جنگلوں اور بیابانوں کی خاک چھانا کرے۔ لیکن ملکہ اسکو بجبر اپنے پاس
رکھے ہے۔ اسکو پھولوں کا زیور پہناتی ہے اور پیار کرتی ہے اسی سبب سے شہر یا جنگل۔
باغ یا بیابان میں کسی صاف چشمہ کے کنارے یا دلفریب چاندنی رات میں جہاں کہیں
بادشاہ اور ملکہ کا سامنا ہوتا ہے۔ باہم لڑائی ہونے لگتی ہے اور انکے ہمراہی پریزاد خوف
کے مارے چھوٹے چھوٹے پھولوں میں گھس کے چھپ رہتے ہیں۔

پری۔ یا تو تیری صورت و شکل پہچاننے میں مجھ سے بالکل غلطی ہوئی ہے یا تو وہی شریر
اور بدمعاش جن ہے جسکا نام رابن گڈفیلو ہے۔ کیا تو وہ جن نہیں ہے جو دیہات کی
کنواری لڑکیوں کو ڈرایا کرتا ہے؟ خوف دلانے کے لئے وہی متہتا ہے۔ چکی پیتا ہے
رات کے وقت مسافروں کو گمراہ و پریشان کرکے انکی تکلیف پر ہنستا ہے؟ جو لوگ
تجھکو سردار جنات یا مہربان پک کہتے ہیں انپر تو عنایت کرتا ہے۔ اور انکے کام
کر دیتا ہے۔

پک۔ تو سچ کہتی ہے۔ میں وہی آوارہ گرد مسخرا جن ہوں۔ میں ابران کو خوش کرنے
اور ہنسانے کے لئے گھوڑے کی آواز بنا کر اور اسکی بو سونگھا کر بڑے موٹے تازے گھوڑے کو
مست کر دیتا ہوں۔ بک بک کرنے والی بڈھی عورتوں کے پیالۂ شراب میں سیب سوختہ
بنکر چھپ جاتا ہوں اور جب وہ پیالہ اپنے منھ سے لگاتی ہیں تو اس زور سے اچک
پڑتا ہوں کہ شراب انکے کپڑوں پر گر جاتی ہے جب کوئی بڈھی عورت کوئی غمگین قصہ

بیان کرتی ہوئی اور میرا ادھر گزر ہوا تو فوراً تپائی بن جاتا ہوں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ڈ
دھوکے میں مجھپر بیٹھ جاتی ہے۔ جہاں وہ بیٹھی اور میں ہٹا۔ وہ گری اور قہقہہ پڑا۔ مجھکو
ایسے تماشوں میں بہت لطف آتا ہے دیکھو بادشاہ آرہا ہے اسکے لئے جگہ خالی کردو۔
پری۔ اُدھر سے میری ملکہ بھی آرہی ہے کاش بادشاہ اسوقت یہاں سے چلا جاتا۔
(ایک جانب سے آبران مع درباریوں کے داخل ہوتا ہے اور دوسری
طرف سے ٹٹینا مع ہمراہیوں کے آتی ہے)

آبران۔ اے مغرور ٹٹینا شب ماہ میں تجھ سے ملکر میں خوش نہیں ہوا۔
ٹٹینا۔ یہ کون؟ حاسد آبران ہے! اے پریو یہاں سے بھاگ چلو میں نے قسم
کھائی ہے کہ اُسکے ہمراہی اور صحبت سے پرہیز کرونگی۔
آبران۔ اے بدمعاش۔ آوارہ گرد ٹھہر جا۔ کیا میں تیرا خوسرا و رمالک نہیں ہوں؟
ٹٹینا۔ اُس حالت میں مجھکو تیری بی بی بننا چاہئے لیکن میں جانتی ہوں کہ تو اکثر پرستان
سے چھپ کر نکل جاتا تھا اور شکل انسانی اختیار کرکے دیہات میں گلہ بانوں کی چھوٹی
لڑکیوں سے عشق بازی کیا کرتا تھا اور اب بھی ہندوستان کے پُر فضا میدان چھوڑکر
تو اسوقت کیوں آیا ہے؟ صرف اس غرض سے کہ آوارہ اور بیغیرت ہپالیٹا تیری
معشوقہ کی تھیسیس سے شادی ہونے والی ہے اور تو ان دونوں کے بستر کو برکت[۱]

---

[۱] پریوں کے قدم سے گھر میں برکت آتی ہے اور شادی بیاہ کے موقع پر انکی موجودگی
مبارک سمجھی جاتی ہے۔ اس قسم کے ایشیائی خیالات معلوم نہیں شکسپیر تک کسطرح پہونچے۔ ہم

دیئے اور عیش و آرام نصیب کرانے آیا ہے۔

ایران۔ بُٹیا۔ تجھکو بیپا لیٹا کے ساتھ میرے عشق کا ذکر کرتے شرم نہیں معلوم ہوتی۔ حالانکہ تھیبیس کے ساتھ تیرے عشق و محبت کی داستان میں سن چکا ہوں اور تو بھی اس سے آگاہ ہے میں جانتا ہوں کہ تو نے بعض نازک وقتوں میں اسکو بچایا ہے اور مجھکو یہ بھی خبر ہے کہ تیرے ہی سبب سے اُس نے چند کمسن اور خوبصورت لڑکیوں سے اپنے عہد و پیمان شکست کئے ہیں۔

بُٹیا تو نے رشک و حسد سے یہ جھوٹے قصے تصنیف کئے ہیں۔ موسم بہار کے آغاز سے اسوقت تک کوئی دن ایسا نہیں گزرا کہ پہاڑوں۔ باغوں جنگلوں، سبزہ زاروں میں۔ یا چشموں دریاؤں۔ نہروں۔ سمندروں کے کنارے ہم ناچنے گانے کیلئے جمع ہوئے ہوں۔ اور تو نے اپنے بیہودہ شور و روش سے ہمارے لہو لعب میں خلل نہ ڈالا ہو۔

ہواؤں نے جب ہمارے گانے کی آواز نہ سنی تو موقع پا کر سمندر سے خراب گھرا اُٹھا لائیں جس سے دریا اسقدر بڑھ گئے کہ سیلاب کا اندیشہ ہوا۔ بیل محنت کرتے کرتے تھک گئے، کسانوں کے پسینہ نکل آیا اور غلہ تیار نہوا۔ اگر سبز بالیاں پیدا بھی ہوئیں تو پختہ ہونے کی نوبت نہ آئی۔ کوّے اور گدھ بھیڑوں کا گوشت کھا کھا کر فربہ ہوگئے۔ تمام دُنیا کے لطف موقوف ہوگئے۔

چونکہ ہمکو ناچنے کا موقع نہیں ملتا اس لئے سبزہ پر قدم کے نشان بھی نہیں ہیں۔ صبح اُٹھکر جب سبزہ پریشان نہیں پاتے تو حیرت سے کہتے ہیں کہ ایک جا

کھیل کیا ہوئے۔ اب کسی رات کو بھجن نہیں گائے جاتے اسی سبب سے چاند نے جو طوفانوں کا مالک ہے۔ ہوا کو ایسا نرم کر دیا کہ تمام عالم میں بیماریوں کی کثرت ہے۔ اب موسموں کا تغیر بھی ایسی بے انتظامی سے ہوتا ہے کہ موسم بہار میں پالا گرتا ہے اور موسم خزاں میں پھول کھلتے ہیں۔ موسم بہار۔ سرما۔ خزاں۔ گرما سب اس طرح جلد جلد بدلتے آتے ہیں کہ دنیا حیرت میں گرفتار ہے اور موسموں کی شناخت مشکل ہو گئی ہے۔

یہ بے انتظامی ہمارے باہمی فساد کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ ان سب باتوں کے ذمہ دار ہم ہی تھے۔

آبران۔ تمکو اسکی اصلاح کرنا چاہئے۔ یہ سراسر تمہارا قصور ہے۔ تم میری رائے کے خلاف کیوں چلتی ہو۔ میں صرف ایک بچہ مانگتا ہوں اور اسکو عزت سے اپنے ہمراہ رکھوں گا۔

بٹینیا۔ خاطر جمع رکھو۔ تمام پرستان کے عوض بھی میں اس لڑکے کو نہ دونگی۔ اس بچہ کی ماں نے میری بہت عبادت کی تھی۔ میں اس سے باتیں کرنے اور اسکا دل خوش کرنے اکثر ہندوستان جاتی تھی جس زمانہ میں وہ حاملہ تھی اور یہ بچہ اُسکے رحم میں تھا وہ میرا دل بہلانے کے لئے طرح طرح کے تماشے کیا کرتی تھی مگر وہ فانی تھی اور قضائے الٰہی سے مر گئی۔ اب اُسکی یادگار میں میں اس بچہ کی پرورش کرتی ہوں اور ہرگز جدا نکروں گی

آبران۔ اس جنگل میں تم کب تک قیام کرو گی؟

بٹینیا۔ شاید تھیسیس کی شادی تک میں یہاں رہوں۔ اگر تم ہمارے ساتھ ناچ گانے میں شرکت پسند کرو اور شب ماہ میں ہمارے لہو ولعب کا تماشہ دیکھنا چاہو تو چلو

ورنہ مجھ سے الگ رہو اور میں کوئی اور جگہ تلاش کر لوں گی۔

آبران۔ بچہ مجھکو دیدو تو میں تمھارے ساتھ رہوں گا۔

ٹیٹنیا۔ یہ بچہ تو تمام پرستان کے عوض بھی نہ دوں گی۔ پریو! یہاں سے بھاگ چلو۔ کیونکہ اگر کچھ دیر اور قیام ہوا تو گالی گلوج تک نوبت پہونچے گی۔

(ٹیٹنیا مع ہمراہیوں کے جاتی ہے۔)

آبران۔ جا دفع ہو۔ مگر قبل اسکے کہ تو اس سبزہ زار سے باہر جائے میں تجھ سے اس بدی کا بدلا لوں گا۔

پک! ادھر آ۔ تجھکو یاد ہے کہ ایک مرتبہ میں سمندر کے کنارے بیٹھا ہوا تھا۔ اور ایک دریائی پری مچھلی پر سوار اس خوش الحانی سے نغمہ سرائی کر رہی تھی کہ سمندر کی خطرناک موجیں اُسکی نازک آواز سُنکر خاموش ہو گئی تھیں۔ اور بعض ستارے اُسکا گانا سننے کے لئے اپنے آسمانی بُرج چھوڑ کر زمین پر آ گئے تھے۔

پک۔ مجھے یاد ہے

آبران۔ اسی وقت میں نے ایک سیر دیکھی جو تیری نظروں سے نہاں تھی۔ میں نے دیکھ کر کیوپڈ چاند اور زمین کے درمیان مسلح اڑ رہا ہے۔ اور ایک خوبصورت عورت[1]

---

[1] کوئین الیزبتھ ملکۂ انگلستان کیطرف اشارہ ہے جس نے تمام عمر شادی نہیں کی۔ کہتے ہیں کہ یہ کئی نوجوانوں پر عاشق ہوئی اور ہر مرتبہ یقین ہوتا تھا کہ ابکی ضرور شادی کر لے گی۔ لیکن وہ ہر بار بچ نکلی۔ اس کا قول تھا کہ شادی کے بعد مجھکو اپنے شوہر کی اطاعت کرنا پڑیگی اور بادشاہ کو محکوم نہ ہونا چاہئے۔

کی طرف جو مغرب میں فرمانروا ہے۔ اپنا نشانہ لگا رہا تھا۔ اس نے ایسی چستی اور چالاکی کے ساتھ اپنی کمان سے عشق کا تیر چھوڑا کہ یہ ہزاروں دلوں کا خون کرنے کیلئے کافی تھا لیکن اتفاق سے تیر چاند کی شریف اور باعصمت شعاع سے ٹکر کھا کر ٹھنڈا ہو گیا۔ اور وہ کنواری ملکہ اپنی تمام عمر پاکبازی اور آزادی میں بسر کر گئی۔

میں نے اسوقت بغور دیکھ لیا تھا کہ یہ تیر ایک چھوٹے پھول پر گرا جسکا رنگ پہلے سفید تھا اور اب زخم عشق سے گلابی ہو گیا۔ لڑکیاں اس پھول کو "کاہلی کا عشق" (لو ان ہیڈلنس) کہتی ہیں۔ ایکبار یہ پودھا میں نے تجھکو بھی دکھایا تھا۔ اس پھول میں تاثیر ہے کہ اگر سوتے ہوئے آدمی کی آنکھ میں اسکا عرق ڈال دیا جائے تو بیدار ہونے کے بعد جس چیز پر اسکی نظر پہلے پڑے گی وہ اسکے عشق میں دیوانہ ہو جائے گا۔ تو اسوقت وہ پھول توڑ لا۔ اور بہت جلد واپس آ۔

پک میں چالیس منٹ میں تمام دنیا کا چکر لگا سکتا ہوں۔

(پک جاتا ہے)

آبران۔ اس پھول کو لیکر میں ٹیٹینا کو تلاش کروں گا اور جسوقت وہ سوتی ہوئی ملے گی اس عرق کے چند قطرے اسکی آنکھ میں ٹپکا دوں گا۔ جاگنے کے بعد جس چیز پر اسکی نظر پہلے پڑیگی خواہ وہ شیر ہو یا ریچھ۔ بھیڑیا یا سانڈ۔ شریر بندر یا مخنتی لنگور۔ وہ اسکے عشق میں دیوانی ہو جائے گی۔ جب وہ تبدیل کیا ہوا بچہ مجھکو ملجائے گا اس سحر کو بمدد دوسرے پھول کے دفعہ کر دوں گا۔ آہا۔ یہ کون آ رہا ہے؟ مجھکو تو کوئی دیکھ نہیں سکتا ہے۔ ذرا انکی باتیں سنوں

(ڈیمیٹرس داخل ہوتا ہے اور ہیلن اُسکے پیچھے آتی ہے)

ڈیمیٹرس۔ میں تجھ سے محبت نہیں کرتا ہوں۔ تو میرے ساتھ نہ آ۔ بتا لائسنڈر اور خوبصورت ہرمیا کہاں ہیں؟ ایک کو میں قتل کروں گا اور دوسری مجھے قتل کرتی ہے۔ تونے کہا تھا کہ وہ دونوں چھپ کر اس جنگل میں آئے ہیں۔ میں دیوانہ وار انکی تلاش میں یہاں گھوم رہا ہوں اور وہ کہیں نظر نہیں آتے۔ تو یہاں سے دور ہو اور میرا تعاقب نہ کر۔

ہیلن۔ ڈیمیٹرس۔ تیرا دل مقناطیس کی طرح سخت ہے اور تو مجھکو کھینچتا ہے تعجب ہے کہ میرا دل اگرچہ فولاد کی طرح کھرا ہے لیکن مقناطیس سے واصل نہیں ہو جاتا۔ تو اپنی قوت کہربائی چھوڑ دے اور میں تیرا تعاقب نہ کرسکوں گی

ڈیمیٹرس۔ کیا میں تجھکو بہکاتا ہوں؟ یا کبھی عشق و محبت کی باتیں کرتا ہوں؟ بلکہ میں نے تو صاف صاف الفاظ میں کہدیا کہ مجھکو نہ تجھ سے محبت ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔

ہیلن۔ تاہم میں تجھ سے محبت کرتی ہوں۔ میں تجھ سے صرف اسی سلوک کی خواستگار ہوں جو تو اپنے کتے سے کرتا ہے۔ جتنا زیادہ تو مجھکو گھڑکے گا اُتنی ہی زیادہ میں محبت کروں گی۔ مجھ سے نفرت کر۔ مجھے مار۔ چھوڑ دے خبر نہ لے۔ جو چاہے کر۔ صرف یہ اجازت دے کہ میں تیرے ساتھ ساتھ پھروں۔ اب اس سے کم کیا ہو سکتا ہے۔ کتے کی طرح ساتھ رکھنے میں تیرا کچھ نقصان نہیں اور میں اسی کو عزت سمجھتی ہوں۔

ڈیمیٹرس۔ میرے دل کی نفرت کو تو جوش نہ دلا۔ میں جس وقت تجھکو دیکھتا ہوں میرے دل پر چوٹ لگتی ہے۔

ہیلن۔ جس وقت میں تجھکو نہیں دیکھتی میری بھی یہی حالت ہوتی ہے۔

ڈیمٹرس۔ اگر یہ مشہور ہو گیا کہ تو شہر چھوڑ کر ایک ایسے شخص کے ساتھ رات کو نکلی ہے جو تجھ سے محبت نہیں کرتا۔ اور سنسان بیابان میں اُسکے ساتھ دوشیزگی کا قیمتی خزانہ ہمراہ لئے پھر رہی ہے تو لوگ تیری عصمت او رحیا پر طعنہ زنی کریں گے

ہیلن۔ مجھکو تیری پاکبازی اور نیک طینتی پر بہت اعتماد ہے۔ علاوہ اسکے میں جس وقت تیرا چہرہ دیکھتی ہوں تو وہ آفتاب کی طرح روشن نظر آتا ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ رات نہیں ہے۔ تمام دنیا میں میں صرف تمھیں کو انسان سمجھتی ہوں اس لئے جنگل میں میرے نزدیک تمام دنیا موجود ہے۔ جب تمام عالم اسوقت میرے حرکات کا گواہ ہے تو مجھ پر تنہا پھرنے کا الزام کیونکر لگایا جا سکتا ہے

ڈیمٹرس۔ میں اب بھاگ کر کسی جھاڑی میں چھپ رہونگا اور تجھکو جنگلی جانوروں کے لئے چھوڑ جاؤں گا۔

ہیلن۔ کسی خوفناک درندہ کا ایسا سخت دل نہو گا جیسا تیرا ہے مجھ سے بھاگنے کا تجھے اختیار ہے۔ لیکن دنیا میں ایک پرانی مثل تھی وہ اُلٹ جائیگی۔ لوگ کہتے تھے کہ اپالو[1] ڈیفنی[2] کے پیچھے دوڑا۔ مگر اب کہینگے کہ اپالو بھاگتا ہے اور ڈیفنی اسکا تعاقب کرتی ہے۔ یا ایک

---

[1] قدیم یونانی اپالو کو رب النوع موسیقی کہتے تھے۔ اور بعض کتابوں میں اسکو "سورج کا دیوتا" بھی لکھا ہے۔ اسکے خوارق عادات اسکی کرامتیں اور اسکے عشق و محبت کی داستانیں ہمارے راجہ اندر سے بہت مشابہ ہیں۔

[2] ڈیفنی ایک "دریائی دیوتا" کی لڑکی تھی۔ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ اپالو اسکے پیچھے دوڑا تھا اور جب اُس نے کوئی صورت مفر کی نہ دیکھی تو اپنے حق میں بددعا کی جس سے وہ فوراً درخت بن گئی۔

کمزور ہرنی چیتے کو پکڑنے دوڑتی ہے۔ میں جانتی ہوں کہ جس وقت کوئی طاقتور بھاگتا ہو اور کمزور تعاقب کرنا چاہے تو محض فضول ہے۔

ڈیمیٹرس۔ میں تیری بحثیں سننا نہیں چاہتا۔ مجھکو جانے دے۔ اور اگر میرا پیچھا نہ چھوڑیگی تو سمجھ لے کہ اس جنگل میں تجھکو کوئی صدمہ پہونچا دوں گا۔

ہیلن۔ اس جنگل میں کیا موقوف ہے تو مندر میں۔ شہر میں۔ باغ میں۔ بازار میں ہر جگہ مجھے ایذا دکھاتا ہے۔ اے ڈیمیٹرس تیرے یہ مظالم صرف میرے لئے نہیں بلکہ تمام جنس نسواں کے لئے سخت توہین ہیں۔ ہم لوگ عشق و محبت کے لئے مردوں کی طرح لڑا نہیں سکتے۔ ہم اس لئے بنائے گئے ہیں کہ لوگ ہمکو راضی کریں نہ کہ ہم مردوں کی اُلٹی خوشامد کرتے پھریں۔

(ڈیمیٹرس جاتا ہے)

تو مجھ سے بھاگتا ہے مگر میں تیرا پیچھا کروں گی کیونکہ یہ سختیاں بھی میرے لئے باعث لطف ہیں اور اگر تو مجھکو اپنے ہاتھ سے قتل بھی کر ڈالے تو میں اسکو اپنے حق میں بہشت کی نعمتوں کے برابر سمجھوں گی۔

(ہیلن جاتی ہے)

آبران۔ اے خوبصورت عورت خدا تجھپر رحم کرے۔ تو نے حق وفا نہایت ثابت قدمی سے ادا کیا اور اب میں ایسی کایا پلٹ کئے دیتا ہوں کہ اس سبزہ زار کے باہر نکلنے سے قبل ہی وہ تیرے عشق میں گرفتار ہوگا اور تو اُس سے بھاگتی پھریگی۔

(پک دوبارہ داخل ہوتا ہے)

لے رات کے گشت کرنے والے تو واپس آگیا۔ پھول بھی لایا یا نہیں؟

پک۔ جی ہاں یہ حاضر ہے۔

آبران۔ یہ پھول مجھکو دے۔ مجھکو معلوم ہے کہ نہر کے کنارے جہاں جنگلی متعدد ہی کے پھول کھلے ہیں۔ اور قسم قسم کے خوشبو دار اور خوبصورت پھول ایک جگہ جمع ہو کر مخملی قالین کا لطف دیتے ہیں۔ ہرے بھرے سبزے کا تخت ہے اور گل نافرمان صدر پر اپنا روپ دکھا رہا ہے۔ ایک نہایت نفیس اور دلکش چھوٹا سا شامیانہ کھچا ہے جس کے نیچے ٹیٹیا پھولوں کی خوشبو سے مست ہو کر کبھی کبھی سو جاتی ہے۔ اور اس جگہ سانپ اپنی کیچلی ڈال دیتے ہیں جو ہماری پریوں کے لباس کے کام آتی ہے۔ اب میں وہیں جاتا ہوں اور اس پھول کا عرق اسکی آنکھوں پر ٹپکاؤں گا۔

تھوڑا سا عرق تو بھی لے اور اس جنگل میں تلاش کر تجھکو یونان کی ایک خوبصورت عورت ملیگی جو ایک قابل نفرت جوان پر عاشق ہے۔ اس نوجوان کی آنکھوں میں عرق ٹپکا دینا۔ اس نوجوان کو تو لباس سے پہچان لے گا۔ مگر یہ کام ایسے وقت کرنا جب وہ حرماں نصیب لڑکی اُسکے پاس ہو تاکہ بیدار ہونے کے بعد پہلے اُسی پر نظر پڑے۔

پک۔ آپ اندیشہ نہ کریں۔ میں یہ کام نہایت ہوشیاری سے کروں گا۔

(دونوں جاتے ہیں)

دوسرا سین

جنگل کا ایک اور حصہ

(ٹیٹانیا مع خواصوں کے داخل ہوتی ہے)

ٹیٹانیا۔ اے پریو۔ یہاں آؤ۔ اور ناچ گا کر میرا دل بہلاؤ۔ اسکے بعد ایک تہائی منٹ کے لئے۔ سیر و گشت کرنے کا اختیار ہے۔ تم میں سے چند جا کر گلاب کے کیڑے کو ماریں جو کلیوں کو خراب کرتے ہیں۔ اور بعض چمگادڑوں سے لڑیں تا کہ انکی کھال ہمارے لباس کا کام دے کوئی جا کر ذرا چیخنے والے الّو کو منع کر آئے کہ میرے آرام کے وقت اپنی زبان بند رکھے مگر سب سے پہلے مجھے گیت گا کر سُلا دو۔

پریوں کا گیت [1]

"اے دو زبان کی داغوں والی ناگنی۔ تو مُنھ اپنا چھپا لے اے کانٹوں والی
ساہی۔ اے ننھے اندھے کیڑے روپاں نہ ہوئے میلا۔ آنا ادھر نہ اصلا سوتی
ہے میری ملکہ"

"میٹھے سُروں میں بلبل۔ دے اس گھڑی یہ لوری۔ لُلّا۔ لُلّا۔ لُلّابی۔ لُلّا
لُلّابی"

"جادو ٹونا نہ کوئی آئے قریب اسکے۔ تکلیف میری پیاری ملکہ کو کچھ نہ پہنچے"
"جالے مکڑی تو مت تنی بھی ہرگز ادھر نہ کرنا۔ اپنے پیروں کو ہرگز اس جانب نہ لانا۔
اے کالی کالی جونکو ہشیار رہنا سمجھو۔ اے کیڑے اور گھونگھے کھو دینا نہ تم اسکو"

"میٹھے سُروں میں بُلبُل دے اس گھڑی یہ لوری۔ للاّ۔ للاّ۔ للاّ بی۔ للاّ۔ للاّ۔
للاّ بی "

" رات تمکو ہو مبارک اب صبح پھر ملوں گی۔ للاّ۔ للاّ۔ للاّ بی۔ للاّ۔ للاّ۔ للاّ بی "

(پریاں جاتی ہیں۔ بٹّینا سو رہی ہے۔ آبران داخل ہوتا ہے۔ اور محبت کا
عرق بٹّینا کی آنکھوں پر ٹپکاتا ہے)

آبران۔ میں اس پھول کی تاثیر اور اس عرق کی خاصیت سے یہ حکم کرتا ہوں کہ بیدار ہونے کے بعد جو چیز تجھکو پہلے نظر پڑے۔ خواہ وہ کتّا ہو۔ یا بلی۔ یا ریچھ۔ یا چیتا۔ یا گدھا وہ تیری آنکھوں میں بہت خوبصورت معلوم ہو اور تو اُسکے عشق میں مبتلا اور دیوانی ہو جائے۔ اور میں یہ بددعا دیتا ہوں کہ تو ایسے وقت جگے جب کوئی کریہ المنظر شے تیرے سامنے ہو۔

(آبران جاتا ہے۔ لائسنڈر اور ہرمیا داخل ہوتی ہیں)

لائسنڈر۔ اے میری پیاری تو جنگل میں چلتے چلتے تھک گئی ہے اور میں اس بھیانک رات کی تاریکی میں راستہ بھی بھول گیا ہوں۔ اگر مناسب ہو تو تھوڑی دیر ہم یہاں آرام کر لیں اور جب سپیدۂ صبح ظاہر ہو جائے اپنی منزل شروع کر دیں۔

ہرمیا۔ میں ہر حال تابع فرمان ہوں۔ تو اپنے لئے کوئی جگہ سونے کے قابل تجویز کر لے کیونکہ میں اسی جگہ نہر کے کنارے سونا چاہتی ہوں۔

لائسنڈر۔ ہم دونوں کی آرام کے لئے ایک ہی مقام کافی ہے جب ہمارا دل ایک

ہے۔ روح ایک ہے۔ اور ہم دونوں باہم رشتۂ الفت و محبت سے جکڑے ہوئے ہیں۔ تو ہماری خوابگاہ بھی ایک ہونا چاہیئے۔

ہرمیا۔ نہیں۔ میرے پیارے لائسنڈر نہیں۔ تم زیادہ اصرار نہ کرو۔ اور میری خاطر اسقدر قریب نہ لیٹو۔ ذرا دور ہٹ کر!

لائسنڈر۔ کسی بُرے خیال کو تم اپنے دل میں جگہ نہ دو کیونکہ تمھاری عصمت کا خیال مجھکو تم سے زیادہ ہے۔ گو عاشق معشوق کے راز و نیاز کوئی نامحرم نہیں سمجھ سکتا لیکن دراصل ان دونوں میں کبھی باہم اختلاف نہیں ہوتا جب دونوں کے دل ملے ہوئے ہیں تو گویا کہ ایک ہی دل ہے جب دونوں کا قلب ایک دوسرے سے تعلق رکھتا ہے تو گویا کہ ایک ہی ہے۔ غرض یہ دونوں بالکل ایک ہوتے ہیں اور کوئی فرق باہم نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں جگر کے حصے جدا کرنا اور عاشق کو اپنے پاس سونے نہ دینا کسی طرح مناسب نہیں ہے۔ پیاری ہرمیا! میں اس دعوے کے ثبوت میں ہرگز دروغ گوئی نہیں کرتا ہوں۔

ہرمیا۔ لائسنڈر! تیری باتیں بڑی دلفریب ہیں۔ میرا یہ منشا ہرگز نہ تھا کہ تم غلط بیانی کرتے ہو۔ لیکن میں التجا کرتی ہوں کہ براہ مہربانی تم الگ ہٹ کے لیٹو۔ دنیا کے لوگ بھی عاشق و معشوق کے نکات سمجھ نہیں سکتے۔ ایک کنواری لڑکی کا کسی نوجوان کے پاس لیٹنا معیوب خیال کرتے ہیں۔ اور اب میں دعا کرتی ہوں کہ تیری رات آرام سے بسر ہو اور تمام عمر عشق کم نہ ہو۔

لائسنڈر۔ اس دعا کے واسطے میں بھی آمین کہتا ہوں۔ اور اسقدر زیادہ کرتا ہوں کہ جیسے عشق کم ہو میری عمر ختم ہو جائے۔ خدا کرے کہ وہ تمام آرام خواب میں نصیب ہو سکتا ہے

تمھارے حصہ میں رہے۔

ہرمیا۔ میں کہتی ہوں کہ اس آخری دعا کا نصف حصہ اس شخص کو ملے جس نے یہ دعا مانگی۔

(دونوں الگ الگ سوتے ہیں)

(پک داخل ہوتا ہے)

پک۔ میں تمام جنگل میں پھرا لیکن اس یونانی جوان کا پتہ نہ چلا جسکی آنکھوں میں عرق ڈالنے کا مجھکو حکم ہوا تھا۔ آج کی رات کیسی بھیانک ہے! اس وقت ہر طرف سناٹا ہے۔ آہا۔ یہ کون پڑا ہے؟ یونانی لباس پہنے ہے۔ یہی تو وہ شخص نہیں ہے جو اس حسین لڑکی سے نفرت کرتا ہے؟ ہائے۔ یہ غریب لڑکی ادھر الگ پڑی ہوئی ہے۔ اسکے قریب اس اندیشہ سے نہیں جاتی کہ شاید اپنے پاس سے ہٹا دے۔ اور ذلت نصیب ہو۔ میں اُسکی آنکھوں پر سحر کئے دیتا ہوں اور اس عرق کی تاثیر سے حکم کرتا ہوں کہ جسوقت یہ بیدار ہو پھر غلبۂ عشق سے اسکی آنکھوں میں نیند نہ سمائے۔ اور یہ بھی حکم کرتا ہوں کہ یہ میرے چلے جانے کے بعد جاگے۔ کیونکہ مجھکو آبران کے پاس فوراً حاضر ہونا ہے۔

(پک جاتا ہے۔ ڈیمیٹرس داخل ہوتا ہے۔ اور ہیلین اُسکے پیچھے آتی ہے)

ہیلین۔ ڈیمیٹرس ذرا ٹھہر جا کہ میں تیرے برابر آجاؤں پھر تجھے اختیار ہے چاہے مجھے قتل کرڈالنا۔

ڈیمیٹرس۔ میں حکم کرتا ہوں کہ تو یہاں سے چلی جا اور میرا تعاقب نہ کر۔

ہیلین۔ کیا تو مجھکو اندھیری رات میں تنہا چھوڑ دے گا؟

ڈیمیٹرس۔ تجھے ٹھہرنے یا جانے کا اختیار ہے میں جاتا ہوں۔

(ڈیمیٹرس جاتا ہے)

ہیلین۔ اس فضول دوڑ دھوپ میں میری سانس پھول گئی جتنی زیادہ میں اسکی خوشامد کرتی ہوں اتنی ہی میری وقعت گھٹتی ہے۔ معلوم نہیں اسوقت ہرمیا کہاں ہے؟ اسکی آنکھوں میں بلا کی کشش ہے؟ اور اسکا حسن نہایت دلفریب ہے۔ اسکی آنکھوں میں ایسی روشنی کہاں سے آگئی؟ یہ نمکین آنسوؤں کی وجہ سے تو ہو نہیں سکتی کیونکہ رونے کا اتفاق تو مجھکو بھی زیادہ ہوتا ہے۔ نہیں۔ ایک آنکھوں سے کیا ہوتا ہے میں بدصورت ہی ایسی واقع ہوئی ہوں کہ جنگل درندے بھی میرے قریب نہیں آتے اور مجھ سے دور بھاگتے ہیں۔

جب جانور تک میرے پاس آتے ڈرتے ہیں تو کیا تعجب ہے کہ ڈیمٹرس انسان ہو کر میری صورت سے متنفر ہو۔ یہ بڑی بیوقوفی تھی کہ میں نے ان دو شیشے کے ٹکڑوں کا ہرمیا کی دلفریب آنکھوں سے مقابلہ کیا۔ مگر یہ کون ہے؟ لائسنڈر زمین پر پڑا ہے! یہ زندہ ہے یا مر گیا؟ کہیں خون یا زخم کا نشان تو معلوم نہیں ہوتا ہے۔ لائسنڈر اگر تم زندہ ہو تو اٹھو۔

لائسنڈر۔ (جاگ کر) اے خوبصورت ہیلن میں تیرے لئے آگ میں پھاندنے کو تیار ہوں، تو قدرت کی صناعی کا نمونہ ہے۔ تیرے صاف اور شفاف سینے سے تیرے دل کے اندرونی حالات نمایاں ہیں۔ ڈیمٹرس کہاں ہے؟ بہتر تھا کہ میری تلوار اس مہمل نام کو دنیا سے نابید کر دیتی۔

ہیلن۔ تمکو ایسے الفاظ زبان سے نکالنا مناسب نہیں۔ اگر وہ تمہاری ہرمیا سے محبت کرتا ہے تو تمہارا کیا نقصان ہے۔ ہرمیا تم سے محبت کرتی ہے اور تمہارے لئے یہی کافی ہے۔

لائسنڈر۔ کیا ہرمیا میرے لئے کافی ہے؟ ہرگز نہیں! بلکہ مجھکو اس عزیز وقت کی رائیگاں

ہونے کا رنج ہے جو اسکی محبت میں بسر ہوا۔ کون شخص ہے جو بجائے بدصورت اور بدشگون جانور کے حسین اور نیک فال چڑیا پالنا پسند نہ کرے گا۔ انسان ہر بات اپنی عقل کے موافق کرتا ہے اور میری عقل کہتی ہے کہ تم ہرمیا سے اچھی ہو۔ جو پھل دنیا میں پیدا ہوتا ہے اپنے مقررہ موسم سے قبل نہیں پکتا۔ اسی طرح میں بھی جب کم سنی کے ہنوز عشق میں پختہ نہیں تھا۔ اور اب چونکہ میں صاحب ہوش و حواس ہوا ہوں اسلئے جدھر عقل ہدایت کرتی ہے اُدھر جاتا ہوں۔ اور وہ مجھ کو کشاں کشاں تیری آنکھوں تک لائی ہے جہاں میں نے محبت کی قیمتی کتاب عشق کا سبق پڑھا ہے۔

ہیلن اے میرے خدا۔ کیا میں دنیا میں اسی لئے پیدا کی گئی تھی کہ ہر کس و ناکس مجھ کو ملامت کرے۔ لائسنڈر تجھ کو میرے ساتھ ایسا مذاق ہرگز مناسب نہ تھا کیا میرے لئے یہ سزا کافی نہ تھی کہ وہ شخص جسکے عشق میں میں از خود رفتہ ہوں۔ کبھی مجھ سے ہنسکے بھی بات نہیں کرتا۔ اور تو بجائے اظہار ہمدردی کے مجھکو بناتا ہے۔ تیرا یہ حقارت آمیز برتاؤ قابل نفریں ہے۔ اور اب مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ میں نے تیرے پہچاننے میں غلطی کی۔ میں نے تجھکو نیک بخت اور شریف مزاج سمجھا تھا۔ بڑی عبرت کی بات ہے کہ جس عورت کی محبت سے ایک مرد نے انکار کیا ہو اُسکو سب برا سمجھنے لگیں۔

(ہیلن جاتی ہے)

لائسنڈر اس نے ہرمیا کو نہیں دیکھا بہتر ہے ہرمیا۔ تو اسی جگہ سوتی رہ اور خدا تجھکو لائسنڈر کے پاس نہ لائے۔ یہ جس طرح کہ زیادہ شیرینی معدہ میں بیحد فساد پیدا کرتی ہے

یا جیسے کہ باطل اعتقادات بعد زوال اُس شخص کی نظر میں سب سے زیادہ قابل نفرت ہوتے ہیں جو پہلے انکا معتقد تھا اسی طرح اب معلوم ہوا کہ تو نفرت کے قابل ہے۔ اور سب سے زیادہ تیری حقارت کرنے والا میں ہوں۔ اے میرے جسم کی طاقتو! تم اپنا عشق اور اپنی تمام قوت ہیلن کے راضی کرنے میں صرف کرو۔

(لائسنڈر جاتا ہے)

ہرمیا۔ (جگ کر) لائسنڈر مجھکو بچا۔ لائسنڈر میری مدد کر۔ ذرا اس سانپ کو میرے سینہ سے ہٹادے۔ ارے! کچھ نہیں۔ یہ تو خواب تھا۔ لائسنڈر دیکھو تو میں کیسے کانپ رہی ہوں۔ میں نے ابھی خواب میں دیکھا کہ ایک سانپ میرا جگر کھا رہا ہے اور تم بیٹھے ہنس رہے ہو۔ لائسنڈر! لائسنڈر! تم کہاں غائب ہو گئے؟ کیا میری آواز بھی تمھارے کانوں تک نہیں پہونچتی؟ مجھکو جنگل میں اکیلا چھوڑ کر تم چلے گئے۔ یا اللہ خیر کرنا! میرے لائسنڈر پر کوئی مصیبت نہ پڑی ہو۔ اُفوہ! میری آنکھوں کے نیچے اندھیرا آگیا۔ میرا سر چکر کھاتا ہے۔ مجھکو غش آتا ہے۔ مگر کچھ بھی ہو اسوقت یا تو لائسنڈر کو تلاش کرونگی یا اپنی جان دونگی۔

(ہرمیا جاتی ہے)

تیسرا ایکٹ

پہلا سین

وہی جنگل۔ ٹیٹانیا سو رہی ہے

(کوئنس۔ اسنگ۔ باٹم۔ فلیوٹ۔ سناؤٹ۔ اور اسٹارویلنگ داخل ہوتے ہیں)

باٹم۔ کیا سب جمع ہو گئے؟

کوئنس۔ سب موجود ہیں اور یہ جگہ بھی نہایت مناسب ہے۔ اس سبز تختہ کو ہم اپنا اسٹیج بنائیں گے اور یہ جھاڑی ہمارے کپڑے بدلنے کی جگہ ہوگی۔ اور اسوقت ہم پورا تماشا بالکل اسی طرح کرینگے جیسے ڈیوک کے سامنے کرنا ہے۔

باٹم۔ پیٹر کوئنس!

کوئنس۔ کیا کہتے ہو؟

باٹم۔ پرمس اور تھسبی کے نیک انجام تماشہ میں چند باتیں ایسی ہیں جنکو سنا پسند کرینگے۔ اول تو یہ کہ پرمس تلوار سے خودکشی کرتا ہے اور تلوار کا نکالنا لیڈیاں برداشت نہ کرسکیں گی۔

اسناوٹ۔ یہ بڑی خطرناک بات ہے۔

اسٹارویلنگ۔ میری رائے ہے کہ کل تماشہ کرنے کے بعد ہم قتل کا پارٹ چھوڑ دیں

باٹم۔ نہیں میں نے سوچا ہے کہ ایک تمہید لکھی جائے اور اس میں بیان کر دیا جائے کہ ہم لوگ تلواروں سے کوئی صدمہ نہیں پہونچا سکیں گے۔ اور پرمس فی الحقیقت مر نہیں جائے گا۔ بلکہ مزید اطمینان کے لئے یہ بھی لکھدیا جائے کہ میں دراصل پرمس نہیں ہوں۔ بلکہ باٹم نورباف ہوں اس سے انکا خوف جاتا رہے گا۔

کوئنس۔ بہتر ہے اسی طرح کی تمہید لکھی جائے گی۔

اسناؤٹ۔ کیا لیڈیاں شیر سے نہ ڈریں گی۔
اسٹارویلنگ۔ بیشک مجھے یقین ہے کہ ضرور ڈریں گی۔
باٹم۔ اُستادو! خوب غور کرلو۔ خدا محفوظ رکھے شیر کو لیڈیوں کے سامنے لانا بڑی خوفناک بات ہے۔ کیونکہ کوئی جنگلی پرند زندہ شیر سے زیادہ ظالم نہیں ہوتا۔ اور ہمکو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔
اسناؤٹ۔ دوسری تمہید یہ بیان کرے کہ شیر اصلی جنگلی شیر نہیں ہے۔
باٹم۔ بلکہ اسکا نام بھی ظاہر کردو۔ اور ایکٹر شیر کی کھال اس طرح پہنے کہ نصف چہرا کھلا رہے اور وہ خود ہی کہدے کہ "لیڈیو" یا "خوبصورت لیڈیو" میں چاہتا ہوں" یا "التماس کرتا ہوں" یا "میں التجا کرتا ہوں" کہ تم خوف نہ کرو اور نہ ڈرو میں اپنی جان تم پر نثار کرنیکو تیار ہوں، میں ہرگز شیر نہیں ہوں۔ میں بھی انسان ہوں جیسے اور سب لوگ ہیں"
اس موقع پر وہ اپنا نام ظاہر کردے اور کہدے کہ میں اسنگ بڑھئی ہوں۔
کوئنس۔ بہتر ہے۔ ایسا ہی ہوگا۔ لیکن دو باتیں اور مشکل ہیں۔ اولاً کمرے میں چاندنی کس طرح پہونچے کیونکہ پرمیس اور تھسبی چاند کی روشنی میں باہم ملاقات کیا کرتے تھے۔
اسناؤٹ۔ کیا ہمارے تماشے کی رات کو چاندنی ہوگی۔
باٹم۔ جنتری۔ جنتری دیکھو اور فوراً معلوم ہو جائے گا کہ چاندنی اُس رات کو نکلیگی یا نہیں۔
کوئنس۔ میں جانتا ہوں کہ اُس رات کو چاندنی ہوگی۔
باٹم۔ اگر چاندنی ہو تو تماشا گاہ کا ایک روشندان کھلا رکھا جائے کہ تاکہ چاندنی وہاں پہنچ جائے

کوئنس۔ یا یہ کرو کہ ایک شخص اپنے ہاتھ میں کانٹوں کی جھاڑ اور لالٹین لیکر آئے اور کہے کہ وہ "چاندنی" ہے

سب۔ یہ بہت ٹھیک ہے۔

کوئنس۔ دوسرا امر بحث طلب یہ ہے کہ اس کمرہ میں دیوار کیسے پہونچے کیونکہ پرمیس اور تھسبی دیوار کے سوراخ سے باتیں کیا کرتے تھے۔

اسناوٹ۔ دیوار تو کسی طرح نہیں پہونچ سکتی۔

باٹم۔ کوئی شخص تھوڑا سا پلاسٹر اور چونا وغیرہ لیکر دیوار بن جائے اور اپنی انگلیاں بطرح پھیلائے کہ سوراخ بن جائے اور اس سوراخ سے عاشق معشوق باتیں کریں۔

کوئنس۔ خیر یہ طے ہوگیا۔ اب ہم سب لوگ اپنے اپنے پارٹ دھرالیں پرمیس تم شروع کرو اور جب تمھارا کلام ختم ہو تو اس جھاڑی میں چلے جانا اور اسی طرح ہر شخص اپنے اپنے مقررہ نشان پر پہونچکر اس جھاڑی میں گھس جایا کریگا۔

(پک۔ داخل ہوتا ہے)

پک۔ یہ کون بیہودہ گنوار ملکہ پرستان کی خوابگاہ کے قریب شور و غل کررہے ہیں اخاہ! تماشہ ہورہا ہے۔ میں اسکی سیر دیکھوں گا۔ اور اگر ضرورت ہوئی تو ایکٹر بھی بنجاؤنگا۔

کوئنس۔ پرمیس شروع کرو۔ تھسبی! تم کھڑی ہوجاؤ۔

باٹم۔ خوبصورت تھسبی جس طرح بودار پھول

کوئنس۔ خوشبودار! خوشبودار!!

باٹم - جس طرح خوشبودار پھول دلفریب ہوتے ہیں ویسے ہی تیری سانس ہے۔ اسوقت مجھکو کچھ کھٹکا معلوم ہوتا ہے۔ ذرا ٹھہر جا میں ابھی واپس آتا ہوں۔

(باٹم جاتا ہے)

پک - ایسا عجیب، غریب ایکٹر میں نے کبھی نہیں دیکھا۔

(پک جاتا ہے)

فلیوٹ - کیا اب میں شروع کروں

کوئنس - بیشک سمجھ لو کہ وہ اسوقت آواز کا حال دریافت کرنے گیا ہے اور تھوڑی دیر میں واپس آجائیگا۔

فلیوٹ - اے میرے عزیز پرمیس - تیرا رنگ یاسمن سے زیادہ سفید ہے اور تیرے رخسار گلاب کی طرح لال ہیں۔ تیرے حسن و جوانی کی کوئی مثال نہیں ہوسکتی اور تو گھوڑے کیطرح اصیل ہے میں تجھ سے کل قبرستان کے پاس ملوں گی۔

کوئنس - بس بس۔ تم سب ایکدم سے کہے جاتے ہو۔ یہ تو تمکو پرمیس کی جواب میں کہنا چاہیئے۔ ابھی یہیں تک کہو کہ "اصیل ہے" پرمیس آؤ تمھارا فقرہ نشان آگیا

فلیوٹ "اور تو گھوڑے کی طرح اصیل ہے"

(پک دوبارہ داخل ہوتا ہے اور باٹم گدھے کا سر لگائے ہوئے اسکے ساتھ ہے)

باٹم تم میرے حسن کی تعریف فضول کرتی ہو کیونکہ میں تو تمھارا غلام ہوں۔

کوئنس - ہائیں! یہ کیا ہے خوف! خطرہ! ڈر! بھوت جن! بھاگو بھاگو۔

(سب بھاگتے ہیں)

باٹم۔ یہ سب کیوں بھاگتے ہیں؟ یہ انکی بدمعاشی ہے مجھکو خوف دلانا چاہتے ہیں۔

(اسناوُٹ دوبارہ داخل ہوتا ہے)

اسناوُٹ۔ باٹم تم کیسے بدل گئے۔ میں تمھارے سر پر کیا دیکھتا ہوں؟

باٹم۔ تم کیا دیکھتے ہو؟ تم گدھے ہو اس لئے گدھے کا سر دیکھتے ہو گے۔

(اسناوُٹ جاتا ہے اور کوئنس دوبارہ داخل ہوتا ہے)

کوئنس۔ خدا تجھے بچائے۔ باٹم خدا تجھپر رحم کرے۔ تیری صورت بدل گئی ہے۔

(کوئنس جاتا ہے)

باٹم۔ میں انکی بدمعاشی خوب سمجھتا ہوں۔ یہ مجھکو گدھا بنانا چاہتے ہیں اور مجھکو خوف زدہ کرنے کی فکر میں ہیں۔ وہ چاہے کچھ کریں میں اس جگہ سے نہ ہلوں گا۔ یہیں ٹہلوں گا اور گاؤنگا۔ تاکہ وہ لوگ سمجھیں کہ میں ڈرا نہیں

(گاتا ہے)

کالا مرغا جس کا رنگ کالا ہے۔

اور جس کی چونچ اودی ہے۔

پیاری بلبل جس کا نغمہ اعلیٰ ہے

اور جس کی بولی چھوٹی ہے۔

ٹٹینیا۔ (جگ کر) یہ کون آسمانی فرشتہ مجھکو خواب ناز سے بیدار کرتا ہے۔

باٹم دکھاتا ہے۔

دنیا میں کیسی اچھی چڑیاں ہیں۔ گلو[1] کا نغمہ پیارا ہے۔ جس کی بولی سنتے

سب انسان ہیں لاادرنا کہنے کا کسکو یارا ہے۔

واقعی کسکو جنون ہے کہ ایسی بیوقوف چڑیا سے لڑائی مول لے وہ

"گلو گلو" کہا کرے مگر اُسکا جھٹلانا مناسب نہیں۔

بٹینا۔ اے خوش لہجہ انسان میں تجھ سے التجا کرتی ہوں کہ ایک بار پھر میرے کانوں کو اپنے دلکش نغمہ سے مسرور کر دے۔ میرے کان تیری آواز پر فدا ہیں میری آنکھیں تیری صورت پرشیدا ہیں۔ اور تیرے حسن کی عجیب وغریب کشش مجھکو مجبور کرتی ہے کہ اسی وقت اپنا عشق صادق تیرے سامنے بقسم ظاہر کروں۔

باٹم۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے اظہار عشق میں عقل سے مدد نہیں لی اور فی الحقیقت اس زمانے میں عشق اور عقل کا ساتھ نہیں ہوتا۔

بٹینا۔ تو علاوہ حسن لاثانی کے عقل وفہم میں بھی بے نظیر ہے۔

باٹم۔ یہ بھی نہیں کیونکہ اسوقت میری عقل اگر ٹھکانے ہوتی تو اس جنگل سے باہر نکل گیا ہوتا۔

بٹینا۔ اس جنگل سے باہر قدم نکالنے کا اب نام نہ لے۔ کیونکہ میں ایک عالی رتبہ پری

نوٹ [1] گلو ایک چڑیا ہے جو "کوکو۔ کوکو" بولتی ہے۔ زمانہ قدیم میں بیہودہ خیال تھا کہ جس شخص کی عورت آوارہ ہوتی ہے یہ جانور اسی کے سامنے آکر بولتا ہے۔ یہ خیال ہو جا اس مناسبت لفظی کے پیدا ہوا تھا جو گلو کو گلڈ سے ہے کیونکہ گلڈ اس مرد کو کہتے ہیں جسکی عورت خراب ہو۔

ہوں اور تجھکو خواہ برضا و رغبت خواہ بجبر و اکراہ بہرحال میرے ساتھ رہنا پڑے گا۔ مجھ میں یہ وصف ہے کہ میرے قدم سے بہار آتی ہے اور میں تجھ پر عاشق ہوں میرے ساتھ چل۔ میری پریاں تیری خدمت کریں گی۔
تیرے لئے سمندر سے موتی لائیں گی۔ اور جب تو بستر گل پر آرام کریگا تو یہ ناچ گا کر تیرا دل بہلائیں گی۔ اور تیرے کثیف جوہر انسانی کو میں اس طرح جذب کرلوں گی کہ تو مثل پرندوں کے اڑتا پھرے گا۔ پیس۔ کاب۔ مہتہ۔ مسٹرد یہاں آؤ۔

(سب پریاں آتی ہیں)

پیس۔ حاضر۔

کاب۔ میں بھی۔

مہتہ۔ میں بھی۔

مسٹرد۔ میں بھی۔

سب کیا ارشاد ہے؟

بٹینا۔ اس شریف انسان کی خدمت و اطاعت کرو۔ اسکے سامنے ناچو گاؤ۔ اور کھیل تماشوں سے اسکا دل بہلاؤ خوبصورت خوش مزہ اور چھوٹے چھوٹے جنگلی پھل اسکے لئے لاؤ۔ مکھیوں کے چھتہ سے شہد چرا لاؤ۔ اور موم لاکر بتیاں بناؤ تاکہ میرے معشوق کے سامنے روشن کی جائیں۔ خوبصورت تتلیوں کے پر نوچ لاؤ۔ اور ان سے پنکھا جھلو تاکہ چاند کی روشنی میرے معشوق کی آنکھوں کو حالت خواب میں تکلیف نہ پہونچا سکے۔ بہرحال اسکی اطاعت

اور فرمانبرداری کرو۔

پیس۔ اے فانی انسان۔ خدا آپ کو تندرست رکھے۔

کاب۔ آمین۔

متھ۔ آمین

مسٹرو۔ آمین

باٹم۔ صاحبو! میں آپ سے معافی مانگتا ہوں۔ اگر حضور کو تکلیف نہ ہو تو براہ عنایت اپنے نام نامی اسم گرامی سے سرفراز فرمائیں۔

کاب۔ میرا نام کابویب[1] ہے

باٹم۔ اگر کسی دن میری انگلی کٹ گئی تو میں آپ کی ملاقات سے بہت ہی خوش ہوں گا۔ یہ کون حضرت ہیں؟

مسٹرو۔ میرا نام مسٹرو[2] ہے

باٹم۔ میں آپ کے صبر و استقلال سے بخوبی واقف ہوں۔ گوشت نے آپکی قوم کے بہت سے نوجوانوں کا خون کیا ہے۔ آپلوگوں کی کیفیت دیکھکر میری آنکھوں سے اکثر آنسو نکل آتے ہیں۔ میں آپکی ملاقات سے نہایت خوش ہوں گا۔

ٹیٹینا۔ اب تم سب اس نوجوان کی خدمت کرو۔ اور اسکو میرے باغ پہونچا دو۔

---

[1] کابویب کے معنے ہیں کڑی کا جالا۔

[2] مسٹرو انگریزی میں رائی کو کہتے ہیں۔

آج چاند کی کیا حالت ہے ؟ بارش کے آثار نظر آتے ہیں کیونکہ چاند کی آنکھوں سے مجھکو آنسو ٹپکتے نظر آتے ہیں جب چاند غمگین ہوتا ہے تو سب پھول اسکے ساتھ روتے ہیں۔ اور دوشیزہ لڑکیوں کی عصمت بگڑنے پر ماتم کرتے ہیں۔ افسوس شاید ہی کوئی رات ایسی گزرتی ہو کہ دنیا میں کسی حسین کمسن دوشیزہ اور نازک اندام لڑکی کی عصمت میں خلل نہ پڑتا ہو اور چاند کو ایسی شرمناک اور قابل عبرت واقعات کا گواہ بننا پڑتا ہو۔

۔ ۔ ۔ میرے معشوق کی زبان بند کر دو اور اُسکو آہستہ آہستہ لیجاؤ۔

(سب جاتے ہیں)

دوسرا سین

جنگل کا ایک اور حصّہ

آبران میں سوچ رہا ہوں کہ ٹیٹانا جگی یا ابھی سو رہی ہے۔ اگر جگی تو کس چیز پر اسکی نظر پڑی اور اُسپر عشق کا کس حد تک اثر ہوا۔

(پک داخل ہوتا ہے)

آہا۔ میرا قاصد آ رہا ہے کیوں دیوانہ آج تمام رات اس جنگل میں تو کیا کرتا رہا ؟

پک ۔ ملکہ ایک عجیب الخلقت جانور پر عاشق ہو رہی ہے۔ اُسکی خوابگاہ کے قریب چند گنوار پیشہ ور یونانی ایک تماشہ کے پارٹ دہرانے کیلئے اکٹھا ہوئے تھے۔ وہ تھیسیس کے جشن شادی کے لئے تماشہ تیار کر رہے تھے۔ ان سب میں ایک بڑا بیوقوف پاگل جاہل جو پیرمس کا پارٹ کر رہا تھا۔ اتفاقاً اسکو جھاڑی میں چھپنے کے لئے جانا پڑا۔ اور میں نے

موقع پاکر اسکے سر پر ایک گدھے کا سر لگا دیا۔ جب وہ اس قطع سے اپنے احباب کے پاس واپس آیا تو سب ڈر کر بھاگ گئے اور میں نے انکو جنگل میں پھرا کر بہت حیران پریشان کیا۔ ناگہاں اسی وقت ٹیٹینا کی آنکھ کھلی اور وہ گدھے پر عاشق ہو گئی۔

آبران۔ یہ تو میری امید سے بھی زیادہ اچھا ہوا۔ تو نے اُس یونانی کی آنکھوں میں محبت کا عرق ٹپکایا یا نہیں۔

پک۔ مجھکو وہ جوان سوتا ملا۔ اور عورت کسی قدر فاصلہ پر لیٹی ہوئی تھی بس میں نے عرق آنکھوں میں ڈال دیا۔

(ہرمیا اور ڈیمیٹرس داخل ہوتی ہیں)

آبران۔ الگ ہٹ جا دیکھ وہی یونانی آرہا ہے

پک۔ عورت وہی ہے مگر مرد وہ نہیں ہے۔

ڈیمیٹرس۔ تم اس شخص کو کیوں جھڑکتی ہو جو تم سے محبت کرتا ہے سخت الفاظ اسکے لئے استعمال کرو جو اسکا مستوجب ہے۔

ہرمیا۔ ابھی تو میں صرف بدزبانی کرتی ہوں لیکن کچھ دیر میں اس سے بھی زیادہ برا سلوک کروں گی کیونکہ میرے خیال میں تیری حرکت قابل لعنت ہو۔ تو نے لائسنڈر کو حالت خواب میں قتل کیا ہے۔ تیرے ہاتھ ایک خون سے تو رنگین ہو ہی رہے ہیں۔ اب مجھکو بھی قتل کر ڈال۔ آفتاب وقت بتانے میں ایسا سچا نہیں ہے جیسا وہ میرے عشق میں صادق تھا۔ یہ غیر ممکن ہے کہ وہ مجھکو سوتا چھوڑ کر چلا جاتا۔ اگر میں اس خلاف قیاس بات کا یقین

کروں تو اُس سے پہلے یہ مان لوں کہ زمین میں ایسا سوراخ کرنا ممکن ہو کہ چاندنی جس سے نیچے کی دنیا تک پہونچ جائے۔ اور جس وقت آفتاب وہاں جلوہ گر ہو دفعتہً چاند کی روشنی پہونچ جائے۔ غرضکہ یہ محال ہے اور بیشک تو نے اُسکو قتل کیا ہے قاتل کی صورت بھی ایسی ہی مہیب اور خطرناک ہوتی ہوگی جیسی تیری ہے۔

ڈمیٹرس۔ یوں کہو کہ مقتول کی صورت پر ایسی ہی مردنی چھائی ہوتی ہے جیسی میرے چہرہ پر ہے۔ کیونکہ تمھارے سخت ظلم نے میرے دل سے خون بہایا ہے۔ مگر حیرت ہے کہ تم قاتل ہوکر ایسی روشن اور خوبصورت ہو جیسی کہ ستارۂ زہرہ جو آسمان پر درخشاں ہے۔

ہرمیا۔ ان فضول باتوں کو چھوڑ دو مجھکو یہ بتا کہ لائسنڈر کہاں ہے۔ اے نیک بخت ڈمیٹرس کیا تو اس کا پتہ مجکو بتا دے گا؟

ڈمیٹرس۔ اگر میرے اختیار میں ہوتا تو میں اسکی لاش اپنے کتوں کو دیتا۔

ہرمیا۔ اے مغرور کتے تجھپر لعنت ہو۔ تو مجھ کو اسقدر ایذا دے رہا ہے کہ کوئی کنواری لڑکی اس قدر سختی برداشت نہیں کر سکتی۔ اگر تو نے اسکو قتل کیا ہے تو آج سے اپنا شمار انسانوں میں نہ کرنا۔ بیداری میں تو اس سے آنکھ چار نہیں کرسکتا تھا۔ اس لئے تو نے اُسکو سوتے میں قتل کیا ہے۔ یہ بڑی بہادری کا کام ہے۔ کیا سانپ یا اور کوئی کیڑا اسطرح جان نہیں لے سکتا تھا۔

ڈمیٹرس۔ تم اپنا غصہ مجھپر فضول ظاہر کرتی ہو میں لائسنڈر کے خون کا مجرم نہیں ہوں۔ اور نہ میری دانست میں وہ مرا ہے۔

ہرمیا۔ مہربانی کرکے یہ بھی بتا دو کہ وہ اچھا ہے۔

ڈمیٹرس۔ اگر میں بتاؤں تو مجھے کیا ملے گا؟

ہرمیا۔ تمکو حق حاصل ہوگا کہ مجھے پھر کبھی نہ دیکھو بلکہ تیرے سامنے سے میں اسی وقت
جاتی ہوں خواہ وہ زندہ ہو یا نہو۔

(جاتی ہے)

ڈمیٹرس۔ اس رنج و غصہ کے وقت اس کا تعاقب فضول ہے اور بہتر ہے کہ تھوڑی
دیر کے لئے میں یہاں آرام کر لوں۔ میرا رنج اس سبب سے زیادہ تکلیف دہ ہوگیا ہے کہ
میں نیند کا قرضدار ہوں اور اب یہاں آرام کرکے اس قرضہ سے سبکدوشی حاصل کرونگا۔

(سوتا ہے)

آبران۔ یہ تونے کیا کیا؟ معلوم ہوتا ہے کہ تونے غلطی سے وہ عرق کسی سچے عاشق کی
آنکھوں میں ٹپکا دیا اور بجائے عشق صادق قائم ہونے کے کوئی قدیمی عشق جاتا رہا۔

پک۔ یہ قضا و قدر کی کارروائی ہے جس سے بندہ محض مجبور ہے۔

آبران۔ اس جنگل میں تو ہوا سے زیادہ تیز جا اور یونانی ہیلین کو تلاش کر۔ وہ مریض عشق ہے۔
اور اس کا چہرہ ٹھنڈی سانسوں کی افراط سے جو خون لطیف کو جذب کر لیتی ہیں بالکل زرد ہو رہا ہے
تو کسی دھوکے سے اسکو یہاں تک لے آ۔ اور میں یہاں اس جوان کی آنکھوں پر سحر کئے دیتا ہوں

پک۔ ابھی جاتا ہوں۔ آپ دیکھتے رہیئے۔ میں ایسا تیز جاؤں جیسا ترکوں کی کمان سے تیر۔

(پک جاتا ہے)

آبران۔ اس گلابی پھول کی تاثیر سے جس نے خداوند عشق کے تیر کا زخم کھایا ہے میں یہ حکم کرتا ہوں کہ جب ڈمیٹرس ہیلن کو دیکھے تو وہ اسکی نظر میں زہرہ سے زیادہ حسین معلوم ہو۔ اور اسکے عشق میں دیوانہ ہوکر ان تمام تکالیف اور صدمات، کا معاوضہ کرے جو اسنے پہونچائے ہیں

(پک دوبارہ داخل ہوتا ہے)

پک۔ اے پریوں کے سردار، ہیلن آرہی ہے۔ اور وہ نوجوان بھی ہمراہ ہے جس کی آنکھوں میں میں نے غلطی سے عرق ٹپکا دیا تھا۔ ذرا آپ انکا تماشا دیکھئے۔ کیوں حضور یہ انسان بھی کیسے بیوقوف ہوتے ہیں

آبران۔ ادھر آجاؤ۔ ان کی آواز سے ڈمیٹرس جگ پڑے گا۔

پک۔ بڑا لطف ہوگا جب ایک عورت سے دونوں عشق ظاہر کرینگے۔ مجھکو ایسے خلاف فطرت مذاق میں بہت دلچسپی ہوتی ہے۔

بقیہ صفحہ گذشتہ بڑے بڑے زبردست بادشاہ سلطنت عثمانیہ کے وزیروں کو "بھائی" لکھنا فخر خیال کیا کرتے تھے۔ دائیاں بچوں کو ترکوں کے نام سے ڈرایا کرتی تھیں۔ انکی جوانمردی سپاہگری۔ نشانہ بازی کی تمام یورپ میں شہرت تھی۔ وہ فن جنگ اور آلات حرب کے استعمال میں بے مثل سمجھے جاتے تھے۔ یورپ کے قصے کہانیوں میں ان کی شہسواری اور تیراندازی ضرب المثل تھی۔ یورپ کے بڑے بڑے جوانمرد سپاہی کچھ دنوں کے لئے قسطنطنیہ میں رہ آنا یا کسی ترک سے تعلیم حاصل کرلینا اظہار قابلیت کے لئے بطور مباہات بیان کیا کرتے تھے۔

(لائسنڈر اور ہیلن داخل ہوتے ہیں)

لائسنڈر۔ یہ خیال تم کو کیسے پیدا ہوا کہ میں تم سے نفرت کرتا ہوں۔ نفرت اور حقارت کیساتھ کبھی آنسو نہیں نکلتے۔ مجھکو دیکھو کہ میں برابر رو رہا ہوں۔ اور جو قسمیں آنسو بہا کر کھائی جاتی ہیں وہ کبھی جھوٹی نہیں ہوتی۔

ہیلن۔ تمھاری چالاکی اور بدمعاشی مجھپر کھلتی جاتی ہے جب تم ایک قسم سے دوسری قسم توڑتے ہو تو تمہاری کوئی قسم اعتبار کے لائق نہیں۔ یہی قسمیں تم ہرمیا کے سامنے استعمال کر چکے ہو اور اب اسکو چھوڑے دیتے ہو۔ تم قسم کا قسم سے موازنہ کرو۔ یا ترازو کے پلّوں میں اس وقت کی قسمیں اور پرانی قسمیں رکھ کر تولو تو برابر وزن ہوگا اور دونوں جھوٹے قصّوں کی طرح ہلکی ہوں گی۔

لائسنڈر۔ میری عقل درست نہ تھی جب میں نے ہرمیا سے قول و قرار کیا۔

ہیلن۔ میری نزدیک تمھاری عقل اب درست نہیں۔

لائسنڈر۔ ڈیمیٹرس ہرمیا پر عاشق ہے اور تجھ سے بالکل محبت نہیں کرتا۔

ڈیمیٹرس (جاگ کر) اے حسن کی دیوی ہیلن۔ میں تیری آنکھوں کو کس چیز سے تشبیہ دوں کیونکہ شیشہ میں بھی وہ صفائی و دلربائی نہیں ہے جو تیری دلکش آنکھوں میں ہے تیرے نازک نازک ہونٹھ جنکے سامنے بوسہ جاں بلب ہے انکی مثال کہاں سے لاؤں۔

کوہ طور پر سفید برف کے چٹان شرقی ہوا کے اثر سے نہایت دلفریب ہوتے ہیں لیکن تیرے شفاف ہاتھوں سے اگر مقابلہ کیا جائے تو کوّے سے زیادہ سیاہ معلوم ہونگے۔ گویا تو

اپنے عاشق خستہ جگر کو ایک بوسہ نہ عنایت کریگی جو اس کی زندگی کا سبب ہو جائے۔

ہیلن۔ پریشانی مصیبت۔ تباہی۔ اب میں سمجھی کہ تم سب لوگ میری ہنسی کیا چاہتے ہو۔ اگر تم میں شرافت کی بو ہوتی اور شریفانہ برتاؤ سے واقف ہوتے تو مجھ سے ایسا سلوک نہ کرتے میں جانتی ہوں کہ تم مجھ سے نفرت کرتے ہو۔ مگر کیا ضرور ہے کہ مجھکو دیوانہ بھی بناؤ۔ اگر تم مرد ہوتے جیسا کہ صورت سے ظاہر ہوتا ہے تو ایک شریف عورت سے ایسا برتاؤ نہ کرتے

تم میرے ساتھ عشق ظاہر کرتے ہو حالانکہ میں جانتی ہوں تمکو مجھ سے نفرت ہے۔ تم دونوں ایک دوسرے کے رقیب ہو اور ہرمیا کو پیار کرتے ہو۔ اب مجھکو بیوقوف بنانے کیلئے باہم مل گئے ہو۔ یہ بڑی جوانمردی اور بہادری کا کام ہے۔ کیا تم اپنی دلچسپی کے لئے کسی کنواری لڑکی کو ستانا اور رُلانا اچھا سمجھتے ہو۔

لائسنڈر۔ ڈیمیٹرس یہ تمھاری نا انصافی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تم ہرمیا پر عاشق ہو اور جس سچائی سے میں اُسکو تمھارے لئے چھوڑے دیتا ہوں اسی طرح تم ہیلن کو میرے لئے چھوڑ دو جس سے مجھکو الفت ہے اور ہمیشہ رہیگی۔

ہیلن۔ ان فضول باتوں سے کیا حاصل ہے۔

ڈیمیٹرس۔ ہرمیا لائسنڈر کو مبارک ہو مجھے اسکی ضرورت نہیں۔ اگر مجھکو اُس کے ساتھ عشق تھا بھی تو جاتا رہا۔ میرا دل اسکے پاس مہمان کی طرح تھا اور اب اپنی پُرانی جگہ ہیلن کے پاس واپس آگیا جہاں ہمیشہ رہیگا۔

ڈیمٹرس۔ تم اس معاملہ میں فضول ضد نہ کرو۔ دیکھو تمہاری معشوقہ آرہی ہے۔ اسکے پاس جاؤ۔

(ہرمیا دوبارہ داخل ہوتی ہے)

ہرمیا۔ اندھیری رات میں جب قوت باصرہ بیکار ہو جاتی ہے۔ قوت سامعہ تیز ہو جاتی ہے۔ جتنی کہ آنکھ کی روشنی کم ہو جاتی ہے اُتنی ہی زیادہ تیزی کانوں میں آجاتی ہے۔ لائسنڈر اگرچہ تو اسوقت میری نظروں سے نہاں ہے لیکن تیری آواز نے میری رہنمائی کی اور تیرے پاس پہونچا دیا۔ میں اسوقت متحیر ہوں کہ تو میرے پاس سے اُٹھکر کیوں چلا آیا۔

لائسنڈر۔ جب عشق مجھکو اُٹھنے پر مجبور کرتا تھا۔ تو میں وہاں کیونکر ٹھہرتا۔

ہرمیا۔ وہ کونسا عشق تھا جس نے لائسنڈر کو میرے پاس سے اُٹھایا۔

لائسنڈر۔ عشق حسینہ ہیلن کا ہے جس کے حسن کے سامنے آسمان کے تارے شرما کے جلتے ہیں۔ تو مجھے یہاں تلاش کرنے کیوں آئی۔ یہ نہ سمجھی کہ بے انتہا نفرت کے سبب سے میں تجھکو سوتا چھوڑ کر چلا آیا۔

ہرمیا۔ تم کیسی باتیں کرتے ہو۔ کیا تمہارے دل میں بھی یہی ہے جو تمہاری زبان پر آیا۔ نہیں مجھکو یقین نہیں آتا۔

ہیلن۔ یہ بھی اس سازش میں شریک ہے میں سمجھتی ہوں کہ ان تینوں نے ملکر میرے چھیڑنے کے لئے ایک شگوفہ تیار کیا ہے۔ اے تکلیف دہ۔ حضرت رساں ہرمیا۔ احسان فراموش لڑکی کیا تو بھی ان لوگوں سے میرے تنگ کرنے کے لئے مل گئی ہے۔ کیا وہ پرانی صحبتیں قدیم رازداریاں۔ خواہرانہ برتاؤ۔ مدرسہ کی دوستی بچپن کی باتیں سب فراموش

ہوگئیں۔ ہم تم پاس بیٹھ کر ایک ہی کپڑا سیتے تھے ایک ہی گیت گاتے تھے ہم دونوں نے ساتھ پرورش پائی اور گو ظاہرا جسم دو تھے لیکن دل ایک ہی تھا۔ آج سب پچھلی باتیں بھلا کر تم میرے دشمنوں سے مل گئی ہو۔ اگرچہ اسوقت تم مجھکو پریشان کر رہی ہو لیکن فی الحقیقت تمھاری یہ حرکت تمام جنس نسواں کے لئے باعث توہین ہے۔

ہرمیا: مجھکو تمھاری باتوں پر تعجب معلوم ہوتا ہے میں ہرگز تمکو نہیں چھیڑتی ہوں۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمکو مجھ سے نفرت ہے۔

ہیلن: کیا تم نے لائسنڈر کو میرے پیچھے نہیں لگا دیا ہے کہ وہ میری آنکھوں اور میری صورت کی تعریف کرتا پھرے۔ کیا تم نے اپنے دوسرے عاشق ڈیمیٹرس کو جو تھوڑی دیر پہلے مجھ سے نفرت کرتا تھا آمادہ نہیں کیا۔ کہ وہ میرے حسن پر اپنی شیفتگی ظاہر کرے؟ جس شخص کو اسکو نفرت ہے وہ اس سے اظہار عشق کیوں کرتا ہے۔ اور لائسنڈر جو تمھارا عاشق تھا اب مجھکو معشوق کیوں بتاتا ہے۔ یہ سب تمھارا سکھایا سبق معلوم ہوتا ہے۔ اگر میں تمہاری جیسی حسین اور خوش قسمت نہیں ہوں تو مجھ پر ترس کھانا چاہیئے نہ کہ مجھ سے نفرت کرو۔

ہرمیا: میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم کیا کہہ رہی ہو۔

ہیلن: ایسی بناوٹ کی باتیں میں خوب سمجھتی ہوں۔ مجھکو چھیڑنے کیلئے تم اپنا چہرہ غمگین بنائے ہو۔ جب میں دوسری طرف دیکھتی ہوں تو تم میرا منہ چڑاتی ہوگی۔ پلکوں اور آنکھوں کے اشارے میں بھی جانتی ہوں۔ اپنا مذاق قائم رکھو۔ اگر تم نے عمدگی سے اس ہنسی کو نبھایا تو یہ واقعہ تاریخوں میں لکھنے کے قابل ہوگا۔ اگر تم میں ذرا بھی حسن کا لحاظ ہوتا تو مجھ سے ہرگز

اس طرح پیش نہ آتیں مگر اسوقت میں خود ہی غلطی پر ہوں۔ کاش میں اسوقت مرجاتی یا
کسی طرح اس جگہ سے دور ہو جاتی تو میری جان اس مصیبت سے بچتی۔

لائسنڈر۔ اے شریف ہیلن۔ ذرا ٹھہر جا۔ ایک بات میری سُن لے۔ اے خوبصورت
ہیلن میری جان تجھپر قربان۔ میرا سر تیرے قدموں پر نثار۔

ہیلن۔ واہ وا۔

ہرمیا۔ میرے پیارے لائسنڈر۔ ہرمیا سے ایسی حقارت آمیز گفتگو نہ کر۔

ڈمیٹرس۔ اگر اسکی التجا کا اثر نہیں ہے تو مجھکو زبردستی کرنا پڑیگی۔ میں نہیں دیکھ سکتا کہ
ہیلن کو میرے سامنے کوئی تنگ کرے۔

لائسنڈر۔ تیری زبردستی اور اسکی التجا دونوں بیکار ہیں۔ تیری دھمکیوں میں اسکی کمزور
خوشامد سے زیادہ طاقت نہیں ہے ہیلن مجھکو تجھ سے الفت ہے۔ اپنی جان کی قسم میں
تجھپر فدا ہوں۔

ڈمیٹرس۔ میں کہتا ہوں کہ بہ نسبت لائسنڈر کے مجھکو زیادہ محبت ہے۔

لائسنڈر۔ تو یہ کہتا ہے کہ تو الگ چل اور ثابت کر دے۔

ڈمیٹرس۔ ابھی ابھی! فوراً!! میں تیار ہوں۔

ہرمیا۔ (لائسنڈر کو گلے لگاکر) یہ کیا کہتے ہو تمھارا کیا ارادہ ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا۔

لائسنڈر۔ اے سیاہ فام حبشی میرے پاس سے دور ہو۔

ڈمیٹرس۔ تم مجھ کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہو اور ہرمیا سے جُدا ہونا چاہتے ہو۔

حالانکہ تم خود مجھ سے مقابلہ کرتے ڈرتے ہو اور زور کرکے الگ نہیں ہوجاتے۔ جب تم ایک عورت کے پنجہ سے رہائی نہیں پاسکتے تو مجھ سے کیا مقابلہ کروگے۔

لائسنڈر۔ اے بدصورت بلّی مجھ کو چھوڑدے ورنہ سانپ کیطرح الگ کرکے پھینکدونگا۔

ہرمیا۔ تم ایسے غیر مہذب کیوں ہوگئے۔ میرے پیارے تمکو کیا ہوا؟

لائسنڈر۔ تیرا پیارا کوئی اور ہوگا۔ میرے پاس سے ہٹ جا۔ اے بدبودار دوا۔ اے قابل نفرت غذا۔ مجھکو چھوڑدے۔ میں تیرے عشق کا مریض نہیں ہوں۔

ہرمیا۔ کیا تم مذاق کرتے ہو؟

ہیلن۔ بیشک وہ مذاق کررہا ہے اور تم بھی ہنس رہی ہو۔

لائسنڈر۔ ڈیمٹرس میں اپنے اقرار پر قائم ہوں۔ اور تجھ سے ضرور لڑونگا۔

ڈیمیٹرس۔ اسوقت تو ایک عورت کے قابو میں ہے۔ میں تیرا اعتبار نہیں کرسکتا۔

لائسنڈر۔ کیا اس عورت کو میں کوئی تکلیف پہونچاؤں۔ ماروں۔ مارڈالوں۔ کیا کروں؟ اگرچہ مجھکو اس سے نفرت ہے۔ لیکن میں کوئی صدمہ پہونچانا نہیں چاہتا۔

ہرمیا۔ تم نفرت سے زیادہ کیا صدمہ پہونچا سکتے ہو؟ مجھ سے نفرت کرنے کی تمکو کیا وجہ؟ صرف تمھارا یہ کہنا ہی میرے ہلاک کرنے کے لئے کافی ہے۔ کیا میں ہرمیا نہیں ہوں؟ یا تم لائسنڈر نہیں ہو؟ میں اب بھی ویسی ہی خوبصورت ہوں جیسی پہلی تھی۔ آج رات تک تم مجھ سے محبت کرتے تھے اور آج ہی رات کو تم مجھے چھوڑکر چلے گئے۔ آخر اسکا کیا سبب ہے؟ کیا تم یہ سب باتیں سچ کہہ رہے ہو؟

لائسنڈر۔ میں اپنی جان کی قسم کھاتا ہوں کہ یہ بالکل سچ ہے۔ میں اب ہرگز تجھکو دیکھنا نہیں چاہتا اپنے دل سے فضول امیدیں نکال ڈال اور اس میں ہرگز شک و شبہ نہ کر۔ یہ ہرگز مذاق نہیں ہے کہ مجھکو تجھ سے نفرت اور ہیلن سے عشق ہے۔

ہرمیا۔ اے ساحرہ! اے محبت کی چرانے والی تو رات کو یہاں کیوں آئی اور میرے عاشق کا دل مجھ سے کیوں پھیر دیا؟

ہیلن۔ یہ دوسری ہوئی کیا تم کو شرم و حیا کا کچھ لحاظ نہیں ہے۔ دوشیزگی کا لحاظ بالکل نہیں باقی ہے۔ کیا تم میری زبان سے بھی کوئی سخت جواب سننا چاہتی ہو؟ اے مکار عورت۔ اے کٹھ پتلی۔ تجھ کو کیا کہوں؟

ہرمیا۔ کٹھ پتلی! اس کٹھ پتلی سے کیا مراد ہے؟ میں سمجھی شاید تو نے اپنے قد کا مجھ سے مقابلہ کیا ہے۔ اور اپنے ڈیل ڈول کا اظہار کر کے لائسنڈر کا دل پھیرا ہے۔ کیا تیری وقعت صرف اسی سبب سے بڑھ گئی کہ تیرا قد لانبا ہے اور میں کوتاہ قد ہوں۔ اے بانس کے لٹھے بول! میں کتنی چھوٹی ہوں۔ میرا قد اگرچہ لانبا نہیں ہے لیکن اپنے ناخنوں سے تیری آنکھیں نکال لوں گی اور تجھ کو اندھا کر دوں گی۔

ہیلن۔ اے شریف جوانوں مجھکو اس عورت کے غصہ سے بچاؤ میں ایک کمزور اور سیدھی عورت ہوں۔ مجھ کو لڑنے بھڑنے کی عادت کبھی نہیں پڑی۔ تم شاید خیال کرو کہ بسبب پستہ قد ہونے کے وہ مجھ سے طاقت میں بھی کچھ کم ہے۔

ہرمیا۔ دیکھو پھر پستہ قد کا نام لیا۔

ہیلن۔ ہرمیا تم مجھ سے کیوں بگڑتی ہو۔ میں ہمیشہ تم سے محبت کرتی رہی بچپن سے تم میری رازدار رہیں۔ سوائے اسکے کہ غلبہ عشق میں میں نے ڈیمٹرس سے تمہارے بھاگنے کا حال بیان کر دیا۔ اور کوئی بات تمہارے خلاف کبھی نہیں کی۔ ڈیمٹرس کے پیچھے پیچھے میں بھی جنگل میں چلی آئی تھی مگر اُس نے اپنے پاس سے ہٹایا۔ مارنے، اور قتل کرنے کی دھمکی دی۔ اب میں صرف یہ چاہتی ہوں کہ مجھکو گھر واپس جانے کی اجازت دو دیکھو میں کیسی سیدھی ہوں۔

ہرمیا۔ جا تجھے روکتا ہی کون ہے۔

ہیلن۔ میرا دل جسکو میں یہیں چھوڑے جاتی ہوں۔

ہرمیا۔ لائسنڈر کے پاس۔

ہیلن۔ نہیں ڈیمٹرس کے پاس۔

لائسنڈر۔ ہیلن تو خوف نکر۔ ہرمیا تجھکو کوئی صدمہ نہیں پہونچا سکتی۔

ڈیمٹرس۔ جی نہیں اگر تم بھی ہرمیا کا ساتھ دو تو ہیلن کو کوئی نقصان نہ پہونچا سکوگے۔

ہیلن۔ جب ہرمیا کو غصہ آتا ہے اسکی عقل بہت تیز ہو جاتی ہے جب وہ مدرسہ میں پڑھتی تھی تو بہت تیز مزاج مشہور تھی۔ اگرچہ وہ پستہ قد ہے لیکن بڑی خوفناک ہے۔

ہرمیا۔ چھوٹے اور پستہ قد ہونے کا پھر ذکر آیا۔ اے لوگو تم اسکو کیوں بچاتے ہو۔ ذرا میرے سامنے آنے دو تو اس سخت زبانی کا لطف دکھا دوں۔

لائسنڈر۔ اے بونی چڑیل یہاں سے دور ہو۔

ڈیمٹرس۔ تم ہیلن کی فضول طرفداری کرتے ہو۔ کیونکہ وہ تم سے نفرت کرتی ہے۔ ہیلن

کا نام نہ لو۔ اگر تم نے اس سے عشق ظاہر کیا تو تمکو اسکا نتیجہ برداشت کرنا ہوگا۔

لائسنڈر۔ اسوقت ہرمیا مجھ کو نہیں پکڑے ہے۔ اب چلو تو معلوم ہو جائے گا کہ ہیلن پر کسکا حق ہے؟ میرا یا تمھارا۔

ڈمیٹرس۔ بہتر ہے مگر آگے نہ بڑھو۔ میرے ساتھ ساتھ چلو مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں بھاگ نہ جاؤ۔

(لائسنڈر اور ڈمیٹرس جاتے ہیں)

ہرمیا۔ بی صاحب۔ یہ سب آپکے کرتوت ہیں۔ اب جاتی کہاں ہو۔ ذرا میرے سامنے تو آؤ۔

ہیلن۔ میں تم پر اعتبار نہیں کرتی اور نہ تمھاری قابل لعنت صحبت میں ٹھہروں گی۔ تمھارے ہاتھ لڑائی کے لئے زیادہ تیار ہیں۔ اور میرے پیر بھاگنے کی زیادہ قوت رکھتے ہیں۔

(ہیلن جاتی ہے)

ہرمیا۔ یہ معاملہ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ میں سخت حیرت میں گرفتار ہوں

(ہرمیا جاتی ہے)

آبران۔ یہ سب تیری غلطی کا نتیجہ ہے۔ تو نے یا تو غلطی کی یا یہ بھی شرارت تھی

پک۔ اے پریوں کے سردار آپ یقین کیجئے کہ یہ میری غلطی تھی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ میں اس نوجوان کو یونانی لباس سے شناخت کرونگا۔ اور جس کی آنکھ میں میں نے عرق ڈالا وہ بھی یونانی لباس پہنے ہے۔ لیکن میں اپنی اس غلطی پر نادم نہیں ہوں کیونکہ اس سے

کسی قدر دلچسپی بھی ہوئی۔

آبران۔ اب یہ دونوں عاشق لڑنے لگئے ہیں۔ تو فوراً جا۔ اور رات کو ایسا تاریک کر۔ کُہرا ایسا گرا کہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے نہ آنے پائیں۔ کبھی لائسنڈر کی آواز بنا کر ڈیمیٹرس کو حیران کر اور کبھی ڈیمیٹرس کی آواز بنا کر لائسنڈر کو پریشان کر۔ غرض ان دونوں کو ایسا تھکا دے کہ یہ سو جائیں۔ اور تب یہ دوسرا عرق لائسنڈر کی آنکھوں پر ٹپکا دے کہ پچھلے پھول کا اثر جاتا رہے۔ اور صبح اُٹھکر دونوں خوش دار السلطنت کا راستہ لیں میں اس عرصہ میں ملکہ کے پاس جا کر وہ لڑکا مانگے لیتا ہوں تب اسکی آنکھوں پر سے بھی سحر دفع کر دونگا۔

پک۔ اے میرے سردار اب جلدی کرنا چاہیئے کیونکہ صبح قریب ہے۔ وہ تمام بھوت پریت جو رات میں گشت کرتے ہیں اور صبح ہوتے قبرستانوں میں گھس جاتے ہیں۔ اب واپسی کی تیاری کر رہے ہیں جو ارواح خودکشی یا اور سخت جرائم کی وجہ سے شدائد اور مصائب میں بسر کرتی ہیں اپنے اپنے مقام پر واپس جا چکے ہیں تاکہ روز روشن اُنکے شرمناک اور قابل عبرت حالات کا گواہ نہو جائے۔

آبران۔ ہملوگ اور قسم کے ہیں۔ ہمکو صبح تک پھرنے کی اجازت ہے۔ اکثر جنگلوں اور باغوں کی سیر تماشے میں مَیں مصروف رہا ہوں۔ یہانتک کہ آفتاب نکل آیا اور اسکی شعاعوں سے سبزی مائل نمکین چشمے سنہرے ہو گئے۔ مگر تاہم تو جلدی کر اور قبل صبح ہونے کے اس کام سے فراغت کر لے۔

(آبران جاتا ہے)

پک ۔ میں ان دونوں کو تمام جنگل میں پھراؤنگا اور خوب حیران کرونگا۔ ایک تو یہ آتا ہے۔

(لائسنڈر دوبارہ داخل ہوتا ہے)

لائسنڈر ۔ ارے مزدور ڈیمیٹرس تو کہاں ہے۔ میرے مقابل آ۔

پک ۔ اے بدمعاش میں یہاں تیار کھڑا ہوں۔ تو کہاں ہے؟

لائسنڈر ۔ میں تیرے پاس ابھی آتا ہوں

پک ۔ کسی صاف اور ہموار جگہ پر چل۔

(لائسنڈر آواز کی طرف جاتا ہے اور ڈیمیٹرس دوبارہ داخل ہوتا ہے)

ڈیمیٹرس ۔ اے لائسنڈر بول۔ او بزدل تو کدھر ہے۔ کہاں چھپ گیا؟

پک ۔ تو جھاڑیوں اور ستاروں سے کہتا پھرتا ہے کہ میں لڑونگا۔ اور میرے سامنے نہیں آتا۔

ڈیمیٹرس ۔ تو کہاں ہے؟ میں ابھی آیا۔

پک ۔ میری آواز کے ساتھ چلا آ کسی ہموار جگہ پر لڑونگا۔

(ڈیمیٹرس آواز کی طرف جاتا ہے اور لائسنڈر دوبارہ داخل ہوتا ہے)

لائسنڈر ۔ ڈیمیٹرس مجھ سے لڑنے کیلئے نہیں ٹھہرتا۔ جب میں قریب پہونچتا ہوں تو وہ آگے بڑھ جاتا ہے۔ یہ بدمعاش دوڑنے میں بہت تیز ہے۔ اگرچہ میں بھی تیز چلتا ہوں۔ مگر اسکو نہیں پاتا میں اب تھک گیا ہوں اور تھوڑی دیر آرام کرونگا۔

(لیٹ گیا)

اے روز روشن تو جلد طلوع ہو تاکہ میں ڈیمیٹرس سے انتقام لوں۔

(لائسنڈر سوتا ہے اور پک ڈیمیٹرس کے ہمراہ داخل ہوتا ہے)

پک۔ اے بزدل میرے مقابلہ پر کیوں نہیں آتا؟

ڈیمیٹرس۔ اگر کچھ دعویٰ ہو تو ایک جا ٹھہر جا تاکہ مقابلہ ہو جائے۔

پک۔ میں یہاں ہوں۔ میرے پاس آ۔

ڈیمیٹرس۔ تو مجھکو فضول تنگ کر رہا ہے اب کل دنکو اسکا عوض لونگا۔ اسوقت تھک گیا ہوں اور آرام کرونگا۔

(لائسنڈر لیٹتا ہے اور سو جاتا ہے)

(ہیلن دوبارہ داخل ہوتی ہے)

ہیلن۔ اے سنسان رات اپنے گھنٹے کم کر اور جلد ختم ہو تاکہ مشرق کیطرف سے آرام و آسائش کا دروازہ کھلے میں شہر واپس جاؤں۔ اور ان لوگوں سے دور ہو جاؤں جو مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ اے نیند تو اکثر رنج و غم بھلا دیا کرتی ہے اسوقت اتنا احسان کر کہ میں خود اپنے کو بھول جاؤں۔

(لیٹتی ہے اور سو جاتی ہے)

پک۔ ابھی تین ہیں۔ اور ایک اور آنا چاہیئے جب ہر جنس کے دو دو ہوں تو چار ہوتے ہیں۔ لے لو۔ وہ بھی روتی دھوتی آرہی ہے۔ کیوپڈ بڑا شریر لڑکا ہے کہ ان بیچاری لڑکیوں کو اسطرح تنگ کرتا ہے۔

(ہرمیا۔ دوبارہ داخل ہوتی ہے)

ہرمیا۔ میں تمام عمر ایسے غم والم میں کبھی گرفتار نہیں ہوئی۔ شبنم سے میرا تمام جسم تر ہے۔
اور کانٹوں سے میرا لباس پرزے پرزے ہے۔ اب مجھ میں قدم اُٹھانے کی بھی طاقت
نہیں باقی ہے۔ بہتر ہے کہ میں یہاں آرام کرلوں۔ اگرچہ دونوں نوجوان لڑائی کا قصد رکھتے
ہوں تو تمام آسمانی قوتیں میرے لائسنڈر کی نگہبانی کریں۔

(لیٹتی ہے اور سو جاتی ہے)

پک "زمین پر" "آرام کر" "میں عشق کی دوا" "تمہاری آنکھوں پر" "لگاؤنگا"

(لائسنڈر کی آنکھوں پر عرق ٹپکاتا ہے)

جب تو جگے تو اپنی پرانی معشوقہ سے از سر نو الفت شروع کرنا کہ یہاں مثل ٹھیک ہو جائے۔
کہ ہر شخص اپنا جوڑا آپ ہی تلاش کرلے گا۔ سو اُٹھکر تم کو یہ خواب معلوم ہوگا۔ عاشق و معشوق
باہم ملکر خوش ہونگے اور انجام بخیر ہوگا۔

(پک جاتا ہے)

چوتھا ایکٹ

پہلا سین

وہی جنگل۔ لائسنڈر۔ ڈمیٹرس۔ ہرمیا۔ اور ہیلین سو رہے ہیں

دٹینا۔ باٹم مع کاب۔ بنیں۔ مہتہ مسٹرڈ و رپریونکے داخل ہوتے ہیں۔ آبران پوشیدہ کھڑا ہے
ٹٹینا۔ میرے پیارے اس پھولوں کے تختہ پر تو بیٹھ جا تا کہ تیرے خوبصورت رخسار و نکا
میں بوسہ لوں اور تیرے نازک چکنے سر میں مشک و گلاب کے پھول لگاؤں۔ تیرے

پیارے بڑے بڑے کانوں کو چوموں۔

باٹم۔ پیس کہاں؟

پیس۔ حاضر

باٹم۔ براہ عنایت ذرا میرے سر کو کھجلائیے۔ کاب کدھر ہے؟

کاب۔ کاب حاضر

باٹم۔ کابویب صاحب۔ ہتھیاروں کو لیکر مسلح ہوجیئے۔ اور میرے لئے ایک سُرخ رنگ شہد کی مکھی شکار کر لائیے اور شہد کا ایک تھیلا بھی اپنے ہمراہ لیتے آئیے گا۔ مگر اس کام میں زیادہ محنت نہ کیجئے گا۔ اور یہ بھی خیال رکھئے گا کہ شہد کا تھیلا ٹوٹ نہ جائے کیونکہ اگر شہد کے سیلاب میں آپ غرق ہوگئے تو مجھکو افسوس ہوگا۔ مسٹر و کہاں ہے؟

مسٹرو۔ حاضر

باٹم۔ ذرا اپنا ہاتھ مجھ کو دیجئے۔ کچھ تامل نہ کیجئے گا اسوقت سب معاف ہے۔

مسٹرو۔ آپ کیا چاہتے ہیں۔

باٹم۔ صرف یہ کہ آپ بھی سر کھجانے میں پیس کو مدد دیجئے۔ مجھکو کسی حجام کی طرف رجوع کرنا ہوگا کیونکہ میں خیال کرتا ہوں کہ میرے سر پر بیحد بال جمع ہوگئے ہیں۔ میں ایسا گدھا ہوں کہ اگر میرے بال گڑتے ہیں تو میرا کھجلانے کو جی چاہتا ہے۔

ٹیٹینا۔ اے میرے پیارے کیا تو گانا یا باجا سننا پسند کریگا۔

باٹم۔ مجھکو علم موسیقی سے خاص مناسبت ہے۔ اچھا چکارہ بجاؤ۔

بٹینا۔ کیوں میرے پیارے تو اس وقت کیا کھائیگا؟

باٹم۔ فی الحال صرف ایک گٹھا گھاس کا کافی ہے۔ میں سوکھے روٹ بہت لطف سے کھاتا ہوں۔ اور خشک گھاس سے بھی مجھ کو رغبت ہے۔ کیونکہ عمدہ شیریں۔ اور خشک گھاس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے۔

بٹینا۔ میرے ساتھ ایک ایسی پری ہے کہ وہ تیرے لئے تازہ جوزلے آئیگی۔

باٹم۔ اسوقت کوئی شخص خلل انداز نہو کیونکہ مجھپر خواب کا غلبہ ہوا ہے۔

بٹینا۔ تو آرام کر اور میں تجھ سے بغل گیر ہوں گی۔ پریو یہاں سے جاؤ اور اپنا اپنا کام کرو۔

(پریاں جاتی ہیں)

جنگلی بلیں درخت سے ایسے ہی لپٹتی ہیں عشق پیچیہ چھال سے ایسے ہی واصل ہوتا ہے

اُفوہ! مجھکو بھی تیرے ساتھ کیسا عشق ہے! کتنی محبت ہے!

(دونوں سوتے ہیں اور پک داخل ہوتا ہے)

آبران (آگے بڑھ کر) اے رابن۔ تو خوب آیا۔ یہ نفیس سیر بھی تو نے دیکھی۔ مجھکو اب اسکی دیوانگی پر ترس آتا ہے۔ تھوڑا عرصہ ہوا کہ جنگل کے اسطرف جب یہ اس پاگل سے اظہار عشق کر رہی تھی۔ اسکے سر پر پھولوں کا تاج رکھ رہی تھی۔ اور شبنم جو کلیوں پر مشرقی موتیوں کیطرح چمکا کرتی تھی اُسوقت ہر پھول کی آنکھ میں ذلت و خفت کے آنسوؤں کی طرح جمع تھی میں بٹینا کے سامنے آیا اور اُسکو خوب لعنت ملامت کر کے وہی تبدیل کیا ہوا بچہ طلب کیا اور اُسنے فی الفور وہ بچہ دیدیا اور اپنی ایک پری کو حکم دیا کہ اسکو میرے باغ میں پرستان پہونچا دے۔ اب وہ

لڑکا مجھکو مل گیا ہے اس لئے میں اسکی آنکھوں سے سحر دفع کئے دیتا ہوں اور تو بھی اس یونانی کے سر سے گدھے کا سر الگ کر دے تاکہ صبح کو سب کے ساتھ وہ بھی دارالسلطنت روانہ ہو۔ اور آج رات کی پریشانیاں صرف خواب معلوم ہوں۔ میں پہلے ملکہ پرستان کا علاج کرتا ہوں۔ تو ویسی ہی ہو جا جیسی پہلے تھی۔ اور تیری نظر بھی تبدیل ہو جائے۔ چاندکی کلی کیوپڈ کے پھول سے زیادہ قوی ہے اور اسی کے حکم سے میں یہ حکم کرتا ہوں کہ پہلے پھول کا اثر جاتا رہے

بٹینا بٹینا اُٹھو۔ میری پیاری ملکہ جگو

بٹینا۔ میرے آبران۔ میں نے کیا خواب دیکھا۔ مجھے خیال ہوتا ہے کہ میں ایک گدھے پر عاشق ہوئی۔

آبران۔ تمھارا معشوق یہ لیٹا ہے۔

بٹینا۔ ایسی عجیب بات کیونکر پیش آئی۔ اب میری آنکھیں اس صورت سے کس قدر نفرت کرتی ہیں

آبران۔ تھوڑی دیر خاموش رہو۔ ابن۔ یہ مصنوعی سر اُتار لے۔ بٹینا اسوقت باجا بجاؤ اور ان پانچوں آدمیوں کو نیند میں معمول سے زیادہ غافل کر دو۔

بٹینا۔ علم موسیقی کی استادینو ادھر آؤ۔ اسوقت ایسا گانا ہو اور ایسا باجا بجے کہ نیند میں غفلت پیدا ہو۔

(باجا بجتا ہے۔ کچھ دیر کے بعد بند ہوتا ہے)

پک۔ اے احمق اب جو تو بیدار ہو تو تیرے ہوش و حواس درست ہو جائیں اور جیسا

بیوقوف تو ہمیشہ سے تھا ویسا ہی ہو گیا!!

آبیران۔ باجا بجاؤ۔ اے میری ملکہ آؤ۔ اب ہم تم دونوں ہاتھ ملا کر ان سونے والوں کے چاروں طرف ناچیں ہم دونوں میں دوبارہ محبت قائم ہوئی ہے۔ اور کل نصف شب کے بعد تھیسیس کے محلسرا میں ہم دونوں ناچیں گے۔ اور اسکی آئندہ نسل کیلئے برکت دے آئیں گے

وہاں دو اور وفادار عاشق بھی تھیسیس کے ہمراہ بیاہے جائیں گے۔

پک۔ اے پریوں کے بادشاہ مجھ کو مرغ سحر کی آواز معلوم ہوتی ہے۔

آبیران۔ ملکہ بہتر ہے کہ رات کی سیاہی کے ساتھ ہم بھی چپ چاپ یہاں سے کافور ہو جائیں۔

ہم لوگ چاند سے زیادہ جلد دنیا کے گرد چکر لگا سکتے ہیں۔

ٹیٹینیا۔ اے میرے سردار چلو۔ راستہ میں مجھ سے بیان کرنا کہ میں کیوں ان انسانوں کے ساتھ زمین پر سوتی ہوئی پائی گئی

(سب جاتے ہیں)

(پیچھے ترہی اور شکاری باجوں کی آواز آتی ہے۔ پھر تھیسیس۔ ہپالیٹا۔ ایجیس۔ مع ہمراہیوں کے داخل ہوتے ہیں)

تھیسیس۔ ایک شخص تم میں سے جائے اور جنگل کے نگہبان کو بلا لائے ......

...... میں اپنی معشوقہ کو کتوں کا ناچ دکھاؤنگا

ایک آدمی کو مغربی گھاٹیوں میں چھوڑ دو۔ اور ایک شخص فوراً نگہبان کو بلا لائے۔

(ایک خادم نوکر جاتا ہے)

اے خوبصورت ملکہ اب ہم اس پہاڑ کی چوٹی سے کتوں کے ناچنے اور غل شور کرنے کا تماشہ دیکھیں گے۔

ہپالیٹا: میں نے ایک بار ہرکولیز کریٹ کے میدان میں ایک بڑے بادشاہ کے ہمراہ اسپارٹا کے کتوں کا ناچ دیکھا ہے۔ اس مرتبہ اس قدر شور و غل ہوا تھا کہ تمام زمین و آسمان گونج گیا تھا۔ اور اسکے بعد پھر ایسی بہ... میری نظر سے نہیں گزری۔

تھیسیس: میرے کتے بھی اسپارٹا کے ہیں اور اپنے کام میں بے نظیر ہیں اور ان کے اعضا نہایت قوی ہیں۔ اور ان کے شور و غل کی تمام یونان میں دھوم ہے۔

خدا! یہ عورتیں کون ہیں؟ اور یہاں کیسے لیٹی ہیں؟

ایجیس: میرے سردار یہ تو میری لڑکی ہے جو ادھر سو رہی ہے اور یہ لائسنڈر ہے۔ یہ ڈیمیٹرس ہے اور یہ بڈھے نیڈار کی لڑکی ہے اور مجھکو تعجب ہے کہ یہ سب یہاں کیسے جمع ہوگئے۔

تھیسیس: غالباً کسی مذہبی رسم ادا کرنے کے لئے وہ سویرے اٹھے اور ہمارے ارادے کا حال سن کے یہاں پہلے سے جمع ہو گئے۔ ایجیس! شاید آج ہی کا دن تو ہرمیا کی جوابدہی کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔

ایجیس: جی ہاں۔

تھیسیس: شکاریوں سے کہو کہ سینگ پھونک کر انکو جگائیں۔

(نرسنگی بجتی ہے۔ غل و شور ہوتا ہے۔ لائسنڈر، ڈیمیٹرس، ہرمیا، ہیلینا گھبرا کر

(چونک کر اٹھتے ہیں)

دوستو! صبح مبارک ہو سینٹ ولنٹائن کا زمانہ ختم ہوگیا اور یہ جنگلی چڑیاں اب جوڑا ڈھونڈھ رہی ہیں۔

لائسنڈر۔ اے میرے سردار میں معافی کا خواستگار ہوں۔

تھیسیس۔ مہربانی کرکے تم سب کھڑے ہوجاؤ۔ میں جانتا ہوں کہ تم دونوں رقیب اور ایک دوسرے کے دشمن ہو۔ اسکی کیا وجہ ہوئی کہ اپنی دشمنی چھوڑ کر اسقدر محبت سے ایک دوسرے کے پاس بیخوف لیٹے ہو۔

لائسنڈر۔ میں متحیر ہوں کہ کیا جواب دوں لیکن بقسم کہتا ہوں کہ اس اجتماع کا ٹھیک ٹھیک سبب میں نہیں بتا سکتا۔ صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں ہرمیا کے ساتھ یہاں اس قصد سے آیا تھا کہ دارالسلطنت سے بھاگ جاؤں۔ تاکہ یہاں سے سخت قانون کا مجھپر اور میری معشوقہ پر اثر نہ پڑ سکے۔

ایجیس۔ بس بس یہی قدر کافی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اسکو قانون کی پوری سزا دیجائے کیونکہ یہ میری لڑکی کو بھگائے لئے جاتا تھا۔ ڈمیٹریس۔ اس حیلہ سے وہ تیری بیوی چھینتا تھا اور میری رضامندی بھی جو میں نے تیری شادی کے لئے دی تھی۔

ڈمیٹریس۔ اے میرے سردار خوبصورت ہیلینا نے مجھ سے ان دونوں کے بھاگنے کا ارادہ ظاہر کیا اور میں غم و غصہ سے اس جنگل تک انکے تعاقب میں آیا۔ ہیلینا بسبب محبت کے میرے ساتھ آئی۔ میں نہیں جانتا کہ کس طاقت نے میرا دل پھیر دیا کہ ہرمیا کا عشق برف کی طرح پگھل گیا۔ اور اب میں ہیلینا پر ہزار جان و دل سے فدا ہوں۔ ہرمیا کو دیکھنے سے

قبل میں ہیلن سے منسوب تھا لیکن جسطرح شدت مرض میں غذا بری معلوم ہوتی ہے۔ اور بعد صحت اسکی خواہش ہوتی ہے۔ اسی طرح ہیلن سے مجھ کو کچھ دنوں کے لئے نفرت ہو گئی تھی۔ اور اب قدیمی محبت عود کر آئی۔

تھیسیس۔ اے خوش نصیب عاشقو۔ تمہاری باتیں ہم پھر سنوں گا۔ ایجیس میں اسوقت تمہاری مرضی کے خلاف حکم کرتا ہوں کہ عبادت گاہ میں اسی وقت ہمارے ساتھ ان دونوں کی بھی شادی ہو جائے گی۔ اب دن زیادہ چڑھ گیا ہے اور شکار کا وقت نکل گیا ہے۔ اس لئے دار السلطنت جانا چاہتا ہوں۔ دیکھو تین مرد اور تین عورتوں کا ایک ساتھ نکاح ہوگا تو نہایت لطف آئے گا۔

(تھیسیس ہپالیٹا ایجیس مع ہمراہیان جاتے ہیں۔)

ڈیمیٹرس۔ مجھ کو یہ سب واقعات دور کے پہاڑوں کی طرح ایسے دھندلے نظر آتے ہیں کہ میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔

ہرمیا۔ مجھکو رات کی ہر بات دہری معلوم ہوتی ہے اور عقل کام نہیں دیتی۔

ہیلن۔ میرا خیال بھی ایسا ہی ہے جسطرح کسی کو موتی راستہ میں پڑا مل جائے اور وہ شک کرتا ہو کہ اس موتی کو اپنا سمجھوں یا نہ سمجھوں یہی میرا حال ہے۔

ڈیمیٹرس۔ کیا دراصل ہم سب جگ رہے ہیں؟ یہ کہیں خواب تو نہیں ہے؟ کیا ڈیوک یہاں آیا تھا اور ہم کو اپنے ساتھ بلا گیا ہے۔

ہرمیا۔ ڈیوک آیا تھا اور میرا باپ بھی ہمراہ تھا۔

ہیلن اور ہپالیٹا بھی تھی۔

لائسنڈر۔ ڈیوک حکم دے گیا ہے کہ ہم اسکے پیچھے پیچھے عبادت گاہ چلیں۔

ڈیمیٹرس۔ تو یہ خواب نہیں ہے اور ہمکو چلنا چاہئے۔ راستہ میں رات کے واقعات بیان کرتے جائیں گے۔

(جاتے ہیں)

باٹم۔ (جاگ کر) جب میرا مقررہ نشان آئے تو مجھکو پکارنا میں فوراً آؤں گا۔ اب میرا نشان ہے "خوبصورت پرمیس"

ارے کوئنس۔ او فلیوٹ دھونکنے والے اناوٹ قلعی گر اسٹار ویلنگ! یا خدا! یہ سب مجھکو سوتا چھوڑ کر بھاگ گئے۔ آہا۔ میں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے جس کا بیان انسان کے امکان سے باہر ہے۔ انسان بالکل گدھا ہے۔ اگر وہ اپنا خواب کسی سے بیان کرنے بیٹھے۔ خواب میں دیکھا کہ میں ——— اب کیا کہوں کہ کیا ہو گیا؟ اور میرے سر پر ایک ——— مگر انسان بالکل گدھا ہے۔ اگر وہ کہے کہ میرے سر پر کیا تھا؟ نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے۔ نہ کسی ہاتھ نے چھوا ہے نہ کسی زبان نے چکھا ہے نہ کسی کے دل میں یہ وہم وگمان آیا ہے جو میرا خواب تھا میں کوئنس سے کہوں گا کہ وہ ایک نظم تیار کرے اور اسکا نام باٹم[1] کا خواب رکھا جائیگا کیونکہ اسکی تہہ تک کوئی نہیں پہونچ سکتا۔ اور میں ڈیوک کے سامنے اسکو تماشہ کے بعد پڑھوں گا۔ بلکہ زیادہ موثر بنانے کے لئے تھسبی کی ولادت (وفات) کے وقت پڑھونگا۔

---

[1] انگریزی میں باٹم کے اصطلاحی معنی تہ کے۔۔

دوسرا سین

(کوئنس کا مکان)

(کوئنس فلیوٹ۔ اسناؤٹ اور اسٹار ویلنگ داخل ہوتے ہیں)

کوئنس۔ کوئی باٹم کے مکان پر گیا تھا؟ وہ واپس آیا یا نہیں؟

اسٹار ویلنگ۔ اسکا کہیں پتہ نہیں ہے غالباً پریاں اسکو اڑا لے گئی ہیں۔

فلیوٹ۔ اگر وہ نہ آئے تو تماشہ نہیں ہو سکتا۔

کوئنس۔ غیر ممکن ہے کیونکہ تمام شہر میں اس سے عمدہ پیرس کوئی نہیں بن سکتا۔

فلیوٹ۔ وہ تمام اہل حرفہ میں سب سے زیادہ عقلمند ہے۔

کوئنس۔ اور سب سے زیادہ حسین وخوش آواز ہے

(اسنگ داخل ہوتا ہے)

اسنگ استادو! ڈیوک مندر سے واپس آرہا ہے۔ اسکے ساتھ چند اور لارڈ اور لیڈیوں کی شادی ہوئی ہے — آج ہمارا تماشا ہوتا تو ہم سب آدمی بن جاتے۔

فلیوٹ۔ ہائے اقدس باٹم تم اس موجود ہوتے تو تمام عمر کے لئے چھ آنے روزانہ کا ٹھیکہ لگ جاتا یہ غیر ممکن ہے کہ ڈیوک اسکے لئے چھ آنہ یومیہ سے کم مقرر کرتا۔

(باٹم داخل ہوتا ہے)

باٹم میرے نوجوان دوست کہاں ہیں؟

کوئنس اخاہ! باٹم کیسی مبارک ساعت ہے کہ تم نے اس گھر میں قدم رکھا۔

یاٹم۔ اُستادو! مجھکو عجائبات بیان کرتا ہیں لیکن اس وقت کچھ نہ کہو۔ میں اور وقت سب حال صاف صاف بیان کردونگا۔

کوینس۔ کچھ تو کہو۔

باٹم۔ اسوقت کچھ نہیں تبلاؤنگا۔ صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ ڈیوک کو کھانے سے فراغت ہوگئی۔ اپنا لباس تیار کرو۔ ڈارھیوں کے لئے عمدہ رسیاں مہیا کرو اور شاہی محل کے پاس مجھسے ملو ہر شخص اپنا اپنا پارٹ دیکھ لے کیونکہ ہمارا تماشہ پسند کیا گیا ہے۔ کم سے کم یہ انتظام تو ضرور کرو۔ کر تھیسبی کے کپڑے صاف ہوں۔ ہاں جو شخص شیر کا پارٹ کرنے والا ہو وہ اپنے ناخن نہ کاٹے۔ کیونکہ وہ شیر کے پنجہ کا کام دیں گے اکٹر مہربانی کرکے آج پیاز یا لہسن نہ کھانا کیونکہ وہاں شیریں گفتاری کی ضرورت ہوگی۔ بس بس۔ چلو دیر نہ لگاؤ۔

(سب جاتے ہیں)

پانچواں ایکٹ

(پہلا سین۔ تھیسیس کا محل)

تھیسیس ہپالیٹا۔ فلاسٹریٹ۔ چند لارڈ۔ اور درباری داخل ہوتے ہیں۔

ہپالیٹا۔ یہ دونوں عاشق جو باتیں کرتے ہیں مجھکو کچھ عجیب سی معلوم ہوتی ہیں۔

تھیسیس۔ یہ واقعات قابل تعجب ضرور ہیں لیکن ان میں صداقت کم ہے۔ مجھکو ایسے پرانے قصوں اور پریوں کی داستانوں کا ہرگز یقین نہیں آتا۔ عاشقوں اور دیوانوں کا دماغ ایسا پرجوش ہوتا ہے اور ان کی قوت متخیلہ ایسی قوی ہوتی ہے کہ جو خیالات وہ قائم

کر لیتے ہیں کبھی عقل سلیم میں انکا وہم بھی نہیں آ سکتا۔ دیوانہ۔ عاشق اور شاعر ہر وقت عالم خیال میں محو رہتے ہیں۔ ایک کو ہر وقت اتنے بھوت اور شیطان نظر آتے ہیں کہ تمام دوزخ میں نہوں گے۔ یہ تو دیوانہ ہے۔

دوسرا غلبہ شیفتگی میں مصر کی سیاہ فام عورت کو سب سے زیادہ حسین سمجھتا ہے۔ یہ عاشق ہے۔ شاعر اپنے کلام میں نفاست اور نزاکت پیدا کرنے کیلئے زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتا ہے۔ اور جس طرح وہم معدوم چیزوں کو وجود عطا کر دیتا ہے اسی طرح شاعر کا قلم اُنکے لئے شکل و صورت اور جگہ تجویز کر دیتا ہے۔ خیال کی یہ تاثیر ہے کہ اگر کسی خوشی کا گمان آئے تو اس خوشخبری کا لانے والا بھی خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔ یا رات کو کچھ ڈر معلوم ہو تو جھاڑی ریچھ معلوم ہونے لگتی ہے۔

ہپالیٹا۔ لیکن رات کے تمام واقعات بیان کرنا اور اُنکے قلوب کا فی الحقیقت بدل جانا اور اس وقت تک اُسکا اثر باقی رہنا ایک ایسی شہادت ہے کہ یہ تمام داستان بے اصل نہیں ہو سکتی۔ مگر بہر حال یہ معاملہ عجیب ضرور ہے۔

تھیسیس۔ دیکھو وہ سب کیسے خوش خوش آ رہے ہیں۔

(لائسنڈر۔ ڈیمیٹرس۔ ہرمیا۔ اور ہیلین داخل ہوتے ہیں)

اے شریف دوستو تم کو خوشی نصیب ہو اور تمھارے دل تازہ عشق و محبت کے لطف اُٹھائیں۔

لائسنڈر۔ خدا آپکو ہر وقت اور ہر حالت میں ہم سے زیادہ خوش رکھے۔

تھیسیس - ابھی ہمارے سونے میں تین گھنٹے کا وقفہ ہے۔ اس سخت وقت کے کاٹنے کے لئے کیا کیا تماشے ناچ رنگ ہمارے ملاحظے کے واسطے تیار کئے گئے ہیں۔ ہمارا داروغۂ عشرت کہاں ہے۔ ہلکے کون تماشہ نہیں ہے؟ فلاسٹریٹ کو بلاؤ۔

فلاسٹریٹ - میں حاضر ہوں

تھیسیس - کہو آج شب کے لئے کیا سیر تماشے انتخاب کئے ہیں۔ اور یہ آہستہ آہستہ گزرنے والا وقت صرف کرنے کے لئے تم نے کیا سامان کیا ہے۔

فلاسٹریٹ - چند تماشوں کا خاکہ حاضر ہے۔ ان میں سے انتخاب کر لیجئے۔

(ایک کاغذ دیتا ہے)

تھیسیس - (چند تماشوں کے نام پڑھنے کے بعد) ایک مختصر اور طویل کھیل جس میں نوجوان پرمس اور اس کی معشوقہ تھسبی کا حال ہے۔ ایک ہنسانے والا پُرغم تماشہ، ہنسانے والا اور پُرغم مختصر اور طویل۔ یہ کیا معنے؟ گرم برف اور سیاہ پالا۔ یہ اجتماع ضدین کیسا؟

فلاسٹریٹ - حضور یہ تماشہ دس بارہ لفظوں کا ہے اور ایسا مختصر ہے کہ میں نے ایسا چھوٹا تماشہ کبھی نہیں دیکھا لیکن وہی الفاظ فضول بھی ہیں کیونکہ کل تماشے میں نہ کوئی لفظ درست ہے نہ کوئی ایکٹر کام کے قابل ہے اس لئے یہ تماشہ نہایت دراز اور طویل ہے۔

یہ تماشہ پُرغم ہے۔ کیونکہ پرمس بالآخر خودکشی کرتا ہے۔ اور جس وقت میں نے اس سین کو دیکھا تو میرے بھی آنکھوں سے آنسو نکل آتے تھے۔ ٹھٹھا اور بے اختیار ہنسی سے اس قدر آنسو کبھی بھی نہیں نکلے تھے۔

تہیسیس۔ یہ تماشہ کرنے والے کون ہیں؟

فلاسٹریٹ۔ یہ دارالسلطنت کے اہل حرفہ ہیں جنھوں نے اب تک دماغی محنت کبھی نہیں کی ہوگی۔ اور آپ کی شادی کے جشن میں پہلی بار اس تماشہ کے حفظ کرنے کی کوشش کی ہے۔

تہیسیس۔ ہم اسکو ملاحظہ کریں گے

فلاسٹریٹ۔ نہیں حضور یہ آپ کے دیکھنے کے قابل نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں کچھ نہیں ہے۔ البتہ اگر آپ کی دلچسپی ان کی نیک نیتی سے ہو کہ آپ کے خوش کرنے کیلئے انھوں نے کس محنت سے اس تماشہ کو یاد کیا ہے تو بیشک آپ کو لطف آئے گا۔

تہیسیس۔ میں اس تماشہ کو پسند کرتا ہوں۔ کیونکہ جب سادگی اور وفاداری سے کوئی بات کی جائے تو اس میں عیب نہیں ہو سکتا۔ جاؤ ان ایکٹروں کو بلا لاؤ۔ لیڈیو اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ جاؤ۔

(فلاسٹریٹ جاتا ہے)

ہپالیٹا۔ مجھکو غریبوں اور مفلسوں کا اپنی حیثیت سے زیادہ کوئی بات کرنا اور فضول تکلیف اٹھانا اچھا نہیں معلوم ہوتا۔

تہیسیس۔ میری پیاری ملکہ۔ دیکھو انکو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

ہپالیٹا۔ فلاسٹریٹ کہتا ہے کہ وہ کچھ نہیں جانتے۔

تہیسیس۔ یہ ہماری اور بھی مہربانی ہوگی کہ ہم انکا شکریہ فضول اور بے سبب ادا کریں۔ ہمارے لیے یہی دلچسپی کافی ہے کہ ہم انکی غلطیوں کو سمجھیں گے اگر تماشہ میں کچھ نقائص ہوں تو ہم خیال کریں کہ کیا ہو سکتا تھا۔ اور یہ نہ خیال کریں کہ کیا ہوا۔ جہاں کہیں مجھکو جانے کا اتفاق ہوا

بڑے بڑے فنشی نیرسے لئے مبارکبا دلکھکر لائے۔ اور جس جگہ میں نے دیکھا کہ انکا بدن کانپنے لگا یا رنگ زرد پڑ گیا یا غلط پڑھنے لگے۔ یا انکے گلے میں ایسے کانٹے لگے کہ وہ کچھ نہ کہہ سکے۔ اور خاموش کھڑے رہ گئے۔ انکی اس خموشی سے بھی میں نے ایک سچی مبارکبا دسمجھ لی اور انکے اس لحاظ و خموشی کا مجھپر ویسا ہی اثر ہوا جیسا بڑے بڑے مقررونکا ہوتا ہے۔

میرے نزدیک محبت اور خموشی سب سے زیادہ مقرر ہیں۔

(فلاسٹریٹ دوبارہ داخل ہوتا ہے)

فلاسٹریٹ۔ سنئے۔ تمہید پڑھنے ایک ایکٹر آرہا ہے۔

تھیسیس۔ آنے دو۔

(پہلے قرنا کی آواز آتی ہے اور پھر کوئنس تمہید کیلئے آتا ہے)

تمہید۔ اگر آپ کو ہماری کوئی حرکت ناگوار ہو تو یہ نیک نیتی سے ہے اور آپ یہ نہ سمجھئے کہ ہم رنج پہونچانا چاہتے ہیں۔ ہمارا مقصد آپ کو خوش کرنا ہے اور ہم اسی لئے جمع ہوئے ہیں سب ایکٹر موجود ہیں اور ان کو دیکھکر آپ کو سب حال معلوم ہو جائے گا۔

تھیسیس۔ یہ شخص دم نہیں لیتا اور ایک ساتھ بولتا چلا جاتا ہے۔

لائسنڈر۔ اسکی حالت بالکل جنگلی گھوڑی کی سی ہے جو ٹھہرنے کا نام ہی نہیں جانتی۔ حضور اسوقت ایک بہت عمدہ نتیجہ حاصل ہوا۔ وہ یہ کہ صرف بولنا کافی نہیں ہے بلکہ صحیح بولنا ضروری ہے۔

ہپالیٹا۔ بیشک اسکی قطع اس لڑکے کی ہے جو باجا لیکر بیٹھے اور بے سمجھے بوجھے

آواز نکالتا جائے۔

تھیسیس۔ اسکی تقریر ایک پیچیدار زنجیر ہے جسکی سب کڑیاں ٹھیک ہیں مگر الجھ کر بیکار ہوگئی ہیں۔ اب کون آتا ہے؟

(پریمس، تھسبی۔ دیوار۔ چاندنی۔ اور شیر داخل ہوتے ہیں)

تمہید۔ آپ ان لوگوں کو دیکھکر تعجب کریں گے۔ لیکن تھوڑی دیر میں سمجھ جائیں گے۔ یہ شخص پریمس ہے۔ اور یہ خوبصورت عورت تھسبی ہے۔ یہ شخص جو چونا اور کیچڑ لئے کھڑا ہے، دیوار ہے وہ بڑی دیوار جو عاشق و معشوق کے درمیان حائل تھی اور جس کے سوراخ سے دونوں ہمکلام ہوا کرتے تھے۔ یہ شخص جو لالٹین۔ کتا۔ اور کانٹوں کی جھاڑی لئے کھڑا ہے چاندنی ہے۔ کیونکہ چاندنی رات میں عاشق و معشوق قبرستان میں جمع ہونا معیوب نہ سمجھتے تھے یہ جنگلی جانور جسکا نام شیر ہے اتفاق سے اس قبرستان کے قریب تھا۔ اس شیر کی آواز سے ڈر کر تھسبی بھاگی اور اپنی چادر چھوڑ گئی۔ جسکو پڑا دیکھکر پریمس نے خیال کیا کہ تھسبی کا خون ہوا۔ اور غم والم سے اپنی جان دی۔ باقی حال یہ سب لوگ اپنا خود بیان کریں گے۔

(تمہید، پریمس، تھسبی۔ اور شیر جاتے ہیں)

تھیسیس۔ میں حیرت میں ہوں کہ یہ شیر بھی بولے گا یا نہیں۔

دیمیٹرس۔ حضور جب بہت سے گدھے بولتے ہیں تو ایک شیر کا بولنا کیا تعجب ہے؟

دیوار۔ اس تماشہ میں یہ اتفاق پیش آیا کہ میں انسان مسمی اسناؤٹ دیوار بنا ہوں اور میں ایسی دیوار ہوں کہ مجھ میں ایک سوراخ ہے جس کے ذریعہ سے پریمس اور تھسبی باتیں کرتے

ہیں۔ یہ چونا۔ کیچڑ اور پتھر ظاہر کرتے ہیں کہ میں وہی دیوار ہوں اور یہ وہ سوراخ ہے جس سے عاشق و معشوق ہم کلام ہوں گے۔

تھیسیس۔ کیا تمھارے نزدیک دیوار اس سے زیادہ عمدہ بول سکتی ہے؟

ڈیمیٹرس۔ مجھکو نہیں یاد ہے کہ کسی دیوار نے ایسی تمسخرانہ گفتگو کی ہو۔

(پرمیس دوبارہ داخل ہوتا ہے)

تھیسیس۔ پرمیس دیوار کے قریب آرہا ہے چُپ ہو جاؤ۔

پرمیس۔ اے اندھیری رات تیرا رنگ کالا ہے۔ اے رات اب نہیں دن کا اُجالا ہے۔ کیا تھسبی اپنا وعدہ بھول گئی اے پیاری دیوار تو میرے اور تھسبی کے باپ کے مکان کے درمیان قائم ہو گئی۔ اے شیریں دیوار اپنا سوراخ دکھا۔

(دیوار انگلیاں اٹھاتی ہے)

اے طرحدار دیوار میں تیرا ممنون ہوا لیکن آج تھسبی نظر نہیں آتی۔ اے بدمعاش دیوار تو نے دھوکا دیا تیرے پتھروں پر لعنت ہو۔

تھیسیس۔ یہ دیوار تو صاحب ہوش و حواس ہے نہیں وہ بھی اس لعنت کا عوض نہ لے۔

پرمیس۔ جی نہیں حضور "لعنت ہو" تھسبی کا مقررہ نشان ہے اور وہ ابھی ابھی یہاں آئے گی۔ وہ دیکھئے آرہی ہے۔

(تھسبی دوبارہ داخل ہوتی ہے)

تھسبی۔ اے دیوار تو نے اکثر غم والم کے نالے سنے ہیں میں نے اکثر تیری اینٹوں در

پتھروں کا بوسہ لیا ہے۔

پرمیس۔ مجھکو آواز معلوم ہوتی ہے اب میں سوراخ کے پاس جا کے تھسبی کی صورت دیکھونگا۔
تھسبی! تھسبی!!

تھسبی۔ میرے پیارے تو ہے!

پرمیس۔ اس دیوار کے سوراخ سے میرا بوسہ لے۔

تھسبی۔ میں سوراخ چومتی ہوں مگر تیرے لب میسر نہیں آتے۔

پرمیس۔ کیا تو اس وقت مجھکو قبرستان میں ملے گی؟

تھسبی۔ میں ابھی آتی ہوں۔

(پرمیس۔ اور تھسبی جاتے ہیں)

دیوار۔ اب چونکہ دیوار کا پارٹ ختم ہوگیا اس لئے دیوار جاتی ہے۔

(جاتی ہے)

تھیسیس۔ اب ان دونوں پڑوسیوں کے درمیان سے دیوار غائب ہوگئی۔

دمیٹرس۔ حضور دیوار سن رہی ہے۔

ہپالیٹا۔ ایسا بیہودہ خبط میں نے کبھی نہیں دیکھا۔

تھیسیس۔ جو تماشہ سب سے اچھا ہو وہ بھی فقط ایک کھیل ہے۔ اور جو سب سے خراب ہو وہ بھی اچھا ہے اگر اپنے خیال سے اُسکو درست کرلے۔

ہپالیٹا۔ یہ خیال آپ کا ہے۔ انکا نہیں ہے!

تھیسیس۔ اگر ہم انکا ویسا ہی خیال کریں جیسا وہ خود اپنا کرتے ہیں تو انکا خیال اچھے آدمیوں میں ہو جائے۔ دیکھو دو شریف جانور آرہے ہیں۔ ایک تو انسان ہے دوسرا شیر ہے۔

(شیر اور چاندنی دوبارہ داخل ہوتے ہیں)

شیر۔ اے شریف لیڈیو۔ تمھارے نازک دل چوہے کی آواز سے بھی دھڑکنے لگتے ہیں۔ اور شیر کا تمھارے سامنے آنا تو بڑی ہی خطرناک بات ہے اس لئے میں پہلے ہی بیان کئے دیتا ہوں کہ میں اسنگ بڑھئی ہوں۔ اور اگر میں دراصل شیر ہوتا تو مجھکو خود اپنی حالت پر رنج ہوتا

تھیسیس۔ یہ نہایت شریف اور ایماندار جانور ہے۔

ڈمیٹرس۔ کوئی جنگلی درندہ اس سے زیادہ نیک بخت نہیں ہو سکتا۔

لائسنڈر۔ یہ شیر بہادری میں مثل لومڑی کے ہے۔

تھیسیس۔ اور دور اندیشی میں گیدڑ ہے۔

ڈمیٹرس۔ جی نہیں لومڑی تو گیدڑ کو لیجاتی ہے۔ یہ شیر بہادری کے جوش میں اپنی دور اندیشی کبھی نہیں بھولتا ہے۔

تھیسیس۔ اوسکی دور اندیشی بہادری سے سبقت نہیں لیجاسکتی۔ کیونکہ گیدڑ لومڑی سے نہیں جیت سکتا۔ مگر اس ذکر کو جانے دو۔ دیکھو چاندنی کیا کہتی ہے۔

چاندنی۔ یہ لالٹین شاخ دار چاند کی مثال ہے۔

ڈمیٹرس۔ اس شخص کو سینگ اپنے سر پر لگانا چاہئے تھے۔

تھیسیس۔ وہ ہلال نہیں ہے۔ اور اس سبب سے اس کی سینگیں قطعاً غائب

ہو گئی ہیں۔

چاندنی۔ یہ لالٹین چاند کی مثال ہے اور میں وہ آدمی ہوں جو چاند میں رہتا ہے۔

تھیسیس۔ یہ بھی غلطی ہے۔ اس شخص کو لالٹین کے اندر بیٹھنا چاہیئے۔

ڈمیٹرس۔ وہ شمع کے خوف سے اسکے اندر نہیں بیٹھ سکتا۔ کیونکہ روشنی بھڑکی ہوئی ہے۔

ہپا لیٹا۔ میں اس چاند سے تنگ آگئی ہوں۔ کہیں جلد دفع ہو۔

تھیسیس۔ یہ چاند اب حالت زوال میں ہے۔ تھوڑی دیر اور صبر کرو

لائسنڈر۔ اے چاندنی کچھ اور بیان کر۔

چاندنی۔ مجھکو یہ کہنا ہے کہ یہ لالٹین چاند ہے۔ میں چاند کا بڈھا ہوں۔ یہ کانٹوں کی جھاڑ میری جھاڑ ہے۔ اور یہ کتا میرا کتا ہے۔

ڈمیٹرس۔ یہ کیا؟ ان سب کو چاند کے اندر ہونا چاہیئے تھا۔ مگر چپ رہو تھسبی آتی ہے۔

(تھسبی دوبارہ داخل ہوتی ہے)

تھسبی۔ یہی وہ وعدہ کی جگہ ہے۔ یہی وہ قبرستان ہے۔ میرا پیارا کہاں ہے؟

شیر۔ (چیختا ہے)

(تھسبی بھاگتی ہے)

ڈمیٹرس۔ شیر خوب چیخا۔

تھیسیس۔ تھسبی خوب بھاگی۔

ملہ ہمارے ملک کے دیرینہ سال بزرگ بیان کرتے تھے کہ چاند میں ایک بڑھیا بیٹھی ہوا۔ [illegible] چرخہ کاتتی ہے۔

ہپپالیٹا۔ چاند خوب چمکا دیکھو کس نفاست سے روشنی کر رہا ہے۔

(شیر تھسبی کی چادر ہلاتا ہے اور واپس جاتا ہے)

تھیسیس۔ یہ شیر کیا ہے! چوہے کا کام کرتا ہے!

لائسنڈر۔ غرضیکہ شیر غائب ہو گیا۔

ڈیمیٹرس۔ اور لو۔ پرمیس آیا۔

(پرمیس دوبارہ داخل ہوتا ہے)

پرمیس۔ اے خوبصورت چاند میں تیرا ممنون ہوں کہ تو ہے ایسا روشن۔ تیری روشنی میں کروں گا میں تھسبی کا درشن۔ اُفوہ! یہ کیا ہے؟ کیا میری آنکھیں دھوکا دیتی ہیں۔ ہائے! میں کیا دیکھتا ہوں؟۔ اے میری پیاری یہ تو تیری چادر خون سے تر ہے۔ اے دوزخ کے شیطانوں! اے قسمت کے کارکنو! میرا ابھی خاتمہ کردو۔

تھیسیس۔ یہ غصہ اور الم! ایسے عزیز کی موت۔ ہر شخص کے رنجیدہ کرنے کیلئے کافی ہیں۔

ہپپالیٹا۔ مجھ کو بھی اس شخص پر ترس آتا ہے۔

پرمیس۔ اے صانع قدرت تو نے شیر کو کیوں بنایا؟ کیا اسی لئے بنایا تھا کہ آج وہ میری پیاری کا خاتمہ کردے۔ جو دنیا میں سب سے زیادہ حسین ہے۔ نہیں نہیں حسین تھی۔ اے آنسو مجھ کو تباہ کردو۔ اور اے تلوار میرے دل میں گھس جا (خنجر مارتا ہے) اسطرح میں اپنی جان دیتا ہوں۔ میں مر گیا۔ میں چلا۔ میں مرا۔ میری روح آسمان پر جاتی ہے میری آواز کی روشنی غائب ہوئی۔ میری آنکھ کی گویائی جاتی رہی۔ اے چاند بھاگ۔ (چاند جاتا ہے)

میں مرتا ہوں۔ مرتا ہوں۔ مرتا ہوں۔ بس مرگیا۔

(مرجاتا ہے)

ہپا لیٹا۔ یہ کیا؟ قبل اسکے کہ تھسبی اپنے عاشق کی تلاش میں آئے چاند چلا گیا۔

تھیسیس۔ وہ ستاروں کی روشنی میں چلی آئے گی۔ لو! وہ آرہی ہے۔ اور اسی کے رنج و غم پر قصہ ختم ہے۔

(تھسبی دوبارہ داخل ہوتی ہے)

ہپا لیٹا۔ غالباً ایسے پریمس کے لئے وہ بہت رنج و غم نہ کریگی۔ بلکہ اختصار ملحوظ رکھے گی۔

ڈیمٹرس۔ میرے نزدیک تو دونوں لاجواب ہیں جیسے پریمس ویسے تھسبی۔

لائسنڈر۔ اب اس نے پریمس کو دیکھا۔

ڈیمٹرس۔ دیکھو کیا کہتی ہے۔

تھسبی۔ میرے پیارے تو سو رہا ہے۔ کیا تو مرگیا۔ اُٹھ پریمس کچھ جواب دے۔ خاموش کیوں ہے۔ مرگیا! کیا سچ ہے؟ تیری آنکھیں اب قبر میں رہیں گی۔ تیرے خوبصورت لب۔ ناک۔ گال۔ سب غائب ہوگئے۔ تمھارے بعد میں زندہ رہ کر کیا کروں گی (خنجر مارتی ہے) اے دوستو۔ اب تھسبی رخصت ہوتی ہے۔ اُس کی جان جاتی ہے۔ رخصت۔ رخصت۔ رخصت۔

(مرجاتی ہے)

تھیسیس۔ چاندنی اور شیر مُردوں کے دفن کرنے کو باقی رہ گئے ہیں۔

ڈیمٹرس۔ اور دیوار بھی باقی ہے۔

باٹم۔(زندہ ہوکر) جی نہیں حضور وہ دیوار تو گر گئی۔ جو دونوں کے درمیان حد فاصل تھی۔
کیا اب آپ خاتمہ کی سیر کریں گی۔ یا ملک اطالیہ کا ناچ دیکھنا پسند کریں گے۔
تھیسیس۔جی نہیں معاف رکھئے۔ آپ کے تماشہ کے لئے کسی خاتمہ کی ضرورت نہیں ہے۔
اور جس تماشہ میں سب ایکٹر مرجائیں اُس میں نتیجۂ ناٹک سُنانے اور معافی مانگنے کی حاجت
نہیں ہوتی میرا خیال ہے کہ اگر اس تماشہ کا مصنف خود پریمس بنتا اور تھسبی کے کپڑوں
سے اپنے گلے میں پھانسی لگا لیتا تو یہ تماشہ نہایت دردانگیز ہو جاتا۔ مگر ہاں ہم ملک اطالیہ کا
ناچ ضرور دیکھیں گے۔

(ناچ ہوتا ہے)

تھیسیس۔اب آدھی رات آگئی۔ عاشقو! اپنی اپنی بارگاہ کا راستہ لو۔ پریوں کے نکلنے
کا وقت ہے۔ چونکہ آج شب کو زیادہ جگے ہیں۔ اس لئے شاید کل دن چڑھے تک سونے
کا اتفاق ہو۔ اس تماشہ نے یہ وقت خوب کاٹ دیا۔ دوستو۔ اپنے اپنے بستر پر چلو۔ ہمارا
قصد ہے کہ پندرہ دن تک اسی طرح جشن رہے۔

(سب جاتے ہیں اور پک داخل ہوتا ہے)

پک۔اسوقت شیر اور بھیڑئے چلا رہے ہیں۔ دن کے تھکے ماندے کسان مزے سے خراٹے
لے رہے ہیں۔ لکڑیاں جو شام سے جل رہی تھیں اب قریب ختم کے پہونچیں۔ اسوقت اُلّو بول
رہا ہے۔ اور وہ بیمار جو شدت مرض میں موت کا منتظر بستر پر پڑا ہوا ہے۔ اس جانور کی آواز
سُنکر اپنی ہارگت قبر کا خیال کرنے لگتا ہے۔ یہی وہ وقت ہے کہ قبروں کے منہ کھل جاتے ہیں،

اور بھوت پریت قبرستانوں میں سے نکل پڑتے ہیں۔ ہم لوگ جو طلوع آفتاب سے پہلے
رات کی تاریکی کیطرح غائب ہو جاتے ہیں اسوقت عیش کر رہے ہیں۔
میرے بادشاہ نے حکم دیا ہے کہ میں دروازے کے پاس سے خاک صاف کر دوں۔
تاکہ اس مبارک محل میں ایک چوہا بھی خلل انداز نہ ہو سکے۔

(آبران اور بٹینا مع ہمراہیان داخل ہوتے ہیں)

آبران۔ اس تمام مکان میں پرستان کی روشنی کر دو۔ کیونکہ یہاں اب آگ کا اُجالا دُھندلا
ہو گیا ہے۔ اے تمام پریو اور پریزادو اس وقت میرے ساتھ ناچو اور گاؤ۔

بٹینا۔ پہلے چند بار گیت پڑھو اور پھر اس کی مشق کر کے ہاتھ سے ہاتھ ملا کر ناچو اور اس گھر کو
مبارک کر دو۔

(ناچ اور گانا)

آبران۔ اب طلوع صبح تک ہر پری اس محل میں پھرتی رہے اور ہم اسوقت بادشاہ
کی خوابگاہ میں جاتے ہیں تاکہ اسکو برکت دے آئیں۔ اور اُسکی آئندہ نسل بھی مبارک ہو۔
یہ تینوں نوجوان جنکی آج شادی ہوئی ہے۔ ہمیشہ اپنی بیبیوں سے محبت کرتے رہیں گے۔ اور
اُنکی اولاد تمام قدرتی نقائص سے محفوظ رہے گی۔ سب پریاں مقدس شبنم لیکر اس محل کے
ہر ہر کمرہ میں جائیں اور اُسکو برکت دیں تاکہ اس گھر کا مالک ہمیشہ محفوظ رہے۔ دیر نہ کرو۔ اپنا
کام شروع کر دو۔ صبح ہوتے مجھ سے ملنا۔

(آبران۔ بٹینا مع ہمراہیان سب جاتے ہیں)

پک - اگر ہمارا تماشہ آپ نے ناپسند کیا ہو۔ تو صرف یہ سمجھ لیجئے کہ آپ یہاں سو گئے تھے اور یہ خواب تھا۔ آپ اس کھیل کی خواب سے زیادہ وقعت نہ سمجھئے جس کی کچھ اصلیت نہیں ہم پر اعتراض نہ کیجئے۔ اگر آپ ہماری غلطیاں معاف کریں گے تو ہم خود اپنی درستی کریں گے۔ میں بحیثیت ایک ایماندار جن کے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر آپ ہمارے اس تماشے کی ہنسی نہ کریں تو ہم بہت جلد آپ کے سامنے کوئی دوسری چیز نفیس پیش کریں گے کہ آپ خوش ہو جائیں۔ اگر میں وعدہ وفا نہ کر دوں تو آپ مجھ کو جھوٹا سمجھئے گا۔

میں اب آپ لوگوں سے رخصت ہوتا ہوں۔ خدا آپکی یہ رات آرام سے بسر کرے۔

اگر آپ مجھ سے خوش ہوں تو تالی بجا کر مسرت کا اظہار فرمائیے تا کہ یہ خاکسار "جن" بھی شکریہ ادا کرے۔

(جاتا ہے)

(پردہ گرتا ہے)

بہادر شاہ ظفر

کی

مفصل و مکمل سوانح عمری

مع

انتخاب کلام

مرتبہ

منشی امیر احمد صاحب علوی بی اے

امیر محل کاکوری ضلع لکھنؤ

قیمت فی جلد عمر

پرنٹر شاہد حسین

مختار پرنٹنگ ورکس لکھنؤ